جلد پنجم

وھوالعلی العظیم

مصحف

جنوری 1998

میر احمد نوید

کرم یا فاطمہؑ

خاص زہراؑ کا عطّیہ ہے یہ پروازِ نویؔد
پر یہ آتی ہے بلندی پر کے جل جانے کے بعد

اللہ رے نویؔد کی پرواز الامان
تکتے ہیں جبرئیلؑ بھی جس کی اڑان کو

کرم یا علیؑ

علیؑ نے میرے کاسے میں فقیری ڈال دی جس دم
نویؔد اُس دم مِرے دل پر کُھلا دستِ خدا کیا ہے

کہاں کسی سے اُٹھا ہے علیؑ کے عشق کا وزن
یہ وزن میں نے اُٹھایا علیؑ علیؑ کرتے

میر احمد نویؔد

اِس راز سے بھی پردہ اُٹھا اے مِرے خدا
تُو نے ہے کُن کہا کہ کہا یا علیؑ مدد

میر احمد نوید

انتساب

اپنے والدِ بزرگوار عابدِ شب زندہ دار
سید غلام الثقلین جعفری

اور

اپنی والدۂ ماجدہ
سیدہ بیگم زیدی کے نام

فہرست

01	یارب مجھے ازل کا دفینہ قرار دے	14
02	نہ ''ہے'' کی بات تھی کوئی نہ تھی ''نہیں'' کی بات	15
03	علیؑ کے باب میں ''ہے'' یا ''نہیں'' ہے جناب	16
04	گلی گلی ہمیں جانا علیؑ علیؑ کرنا	17
05	زمیں زماں زماں مکاں گلی گلی	18
06	کہو ڈھونڈوں میں اُس کو کیا بن کر	19
07	اٹھا ہے جب بھی کسی دل میں آگہی کا سوال	20
08	نہ پوچھ مجھ سے کہ کس میں ہے مجھ علیؑ کا فسوں	21
09	مجھے تو نور کا ہر سلسلہ علیؑ سے مِلا	22
10	مجھ کو سب کچھ عطا علیؑ نے کیا	24
11	وجود علیؑ کو دیا ''لا'' بنا لیا خود کو	26
12	خدا سوال کا سبو جواب کی شراب علی	28
13	علیؑ خدا کی ہے ''میں'' اور علی کا ''تو'' ہے خدا	30
14	کوئی دلیل لائی نہ اُس کی کوئی سند، مدد یا علیؑ مدد	32
15	آج تک کوئی سمجھا کہاں اے علیؑ تیری تنہائیاں	33

16	ڈھونڈے سے کب کسی کو مِلا ہے علیؑ کا راز	35
17	مقامِ مستی ہے یہ ہوش سے گزرنا تُم	36
18	ہر بات میں خدا کے چھپی ہے علیؑ کی بات	38
19	مِرے وجود پہ اِتنا ہی بس کھلا ہے علی	40
20	''نہیں'' میں ''لا'' تھا نہاں ''لا'' میں تھا خدا کا وجود	41
21	مستی میں یا علیؑ کی صدا خود بہ خود ہوئی	42
22	سجدہ علیؑ کے در کا عبادت خدا کی ہے	43
23	علیؑ سے مِلتی ہے ہر حال میں خدا کی تلاش	44
24	علیؑ کو سجدہ کیا جس نے وہ جبیں بھی علی	46
25	علیؑ سے میں نے علیؑ کا اِدھر سوال کیا	47
26	نقاب جس کا ہے ''لا'' وہ رُخِ ''الہٰ'' علی	48
27	علیؑ کو دیکھا خدا کو دیکھا خدا کو دیکھا علیؑ کو دیکھا	49
28	اَمر ہے کُن ہے مشیت ہے ارادہ ہے علی	50
29	میں اپنے آپ سے نکلا علیؑ علیؑ کرتے	51
30	پیدا یہ جسم و روح میں رشتہ علیؑ سے ہے	52
31	صفات و ذات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے	54

32	نہ کچھ اس کے سوا سمجھا نہ کچھ اس کے سوا جانا	56
33	خدا کسے نظر آتا اگر نہ ہوتے علی	57
34	جب انتہا نے بھی پائی نہ ابتدائے علیؑ	59
35	نہیں کچھ آخر و اوّل نہیں علیؑ کے بغیر	60
36	خدا کا ذکر جو نکلا علیؑ کا ذکر کیا	61
37	خدا کا کوئی بھی محور نہیں سوائے علیؑ	62
38	جو کہوں میں جلِّ جلالَہٗ تو کہو میرے ساتھ علیؑ علی	63
39	علیؑ کا ھا ہے خدا اور خدا کی ھو ہے علی	64
40	علیؑ حضورِ خدا ہے خدا غیابِ علی	65
41	مجھ سے بے دَر کو دَرِ شاہِ نجف کیا مل گیا	67
42	نامِ خدا جہاں پہ حکومت علیؑ کی ہے	69
43	مجھے علیؑ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا	71
44	خدا نے اپنے لیے آئنہ علیؑ کو کیا	72
45	مِلا وجود کا سِرا کہ مِل گئے مجھے علی	73
46	جو خدا کا نام لے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا	74
47	دل پر نہ اپنے بوجھ تو اے تشنہ کام لے مولا کا نام لے	75

48	جب ابتدا علیؑ ہے جب انتہا علیؑ ہے	77
49	خدا سے لے کے اجازت خدا کی محفل میں	78
50	فرصت قلندرانہ ریاضت سے کم نہیں	79
51	علیؑ کے لب پر خدا و اکبر خدا کے لب پر علیؑ و اکبر	80
52	حیدر سے اذن لا جو ہو دا ور کو دیکھنا	81
53	لا الہٰ کا دل لا الہٰ کی جاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علی	82
54	علیؑ کی حقیقت حقیقت خدا کی خدا کی حقیقت حقیقت علیؑ کی	83
55	یہ تیرا جلوہ اٹھے تو کیسے، اٹھے تو کیسے حجاب تیرا	85
56	اپنے اشہد سے جو مشہود بنا تا ہے علیؑ ہوتا ہے	86
57	جو مست کر کے الستی سے سرفراز کرے	87
58	خدا ہے یا کہ عبادت ہے یا کہ بندہ ہے	88
59	اَمر کو کُن تو مشیت کو ارادہ کر دے	89
60	پرے ہے وہ گمان سے یقیں سے وہ بلند ہے	90
61	علیؑ سے پہلے علیؑ ہے علیؑ کے بعد علیؑ	91
62	یہ غیب جس کا ہے سجدہ ہے وہ حضور علی	92
63	خودی نے جانیے کس بے خودی کو سجدہ کیا	93

64	ہے مرا دل علیؑ علیؑ ہے مری جاں علیؑ علیؑ	94
65	علیؑ علیؑ تھا علیؑ علیؑ ہے کہیں سے پہلے کہاں سے پہلے	95
66	کہو یہ بھی مت وہ خدا نہیں کہو یہ بھی مت کہ خدا ہے وہ	96
67	جو کہوں حقیقتِ وہم تو نہ گماں کہو نہ یقیں کہو	97
68	نہ خدا ہے وہ نہ خدا نہیں علیؑ حق ہے بس اُسے حق کہو	98
69	نہ گماں لگے نہ یقیں لگے کبھی آں لگے کبھی ایں لگے	99
70	یا علیؑ غیر کا شرمندۂ احساں ہونا	100
71	لا سے تا بہ الہٰ رونما آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علی	102
72	کسی بھی ’’میں‘‘ کسی ’’تو‘‘ سے نہ ہو سکا ممکن	103
73	ہماری انگشتِ بندگی میں علیؑ کے موتی جڑے ہوئے ہیں	104
74	مستور جس میں ’’تو‘‘ ہے وہ پردہ علیؑ کا ہے	105
75	علیؑ خدا کا دیا ہے علیؑ خودی کا چراغ	106
76	ہے صدا علیؑ کی پسِ صدا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں	107
77	میری طرح خدا بھی سوالی علیؑ کا ہے	108
78	کونین میں جو کچھ ہے وہ حیدر کے لیے ہے	109
79	وہی جو ذہنِ بشر میں اب تک سوال سا ہے وہی علیؑ ہے	110

80	ہے میری حمد محمدؐ مری ثنا ہے علی	112
81	ترا ظہور سراپا علیؑ ولی کا ہے	113
82	میں جب لکھوں یہی لکھوں مولائے کائنات	115
83	کیا غلط ہے جو کہوں میں کہ خدا تجھ سے ہے	117
84	مَیں دھوپ میں ہوں میرے مولاؑ مجھے سائے میں آ کر لے جائیں	119
85	جس چہرے میں اللہ کی صورت نظر آئی	121
86	گر رخِ مرتضیٰؑ کو دیکھ لیا	123
87	اپنے لئے خدا نے تراشا علیؑ کا نام	125
88	وجود کا اُسے اپنے سِرا نہیں ملتا	126
89	میں ہر اک ابتداء کی انتہاء مولا سے لیتا ہوں	128
90	جو خدا کی طرح لگے خدا کوئی اور ہو تو بتا مجھے	129
91	کاسۂ خودی مولا سکۂ خدا مولاؑ	130
92	مجرئی جو خدا سے ملتا ہے	132
93	دیکھنا ہے گر عرش کا منظر یا علیؑ ورد و ظیفہ کر	134
94	تو خدا و خودی کا ہے سرِّ نہاں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علی	136
95	شکست کو جو ارادے سے توڑ دے وہ علیؑ	138

96	تو خدا جیسا ہے یا تو ہے خدا کس سے کہیں	140
97	خدا سے میں نے علیؑ کو جدا کبھی نہ کیا	142
98	مری زباں میں اسے کہتے ہیں امامِ مبیں	143
99	کعبہ ہے ترا سجدہ قبلہ ہے ترا سجدہ	144
100	ہے بلند تو ہے صبور تو	145
101	ھُو	151
102	ورد	157
103	خطبۃ البیان	160
104	خدا خدا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ خدا خدا	166
105	مولا مولا کیا مولا مولا کیا	172
106	یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ	176
107	دستِ خدا ہاتھ آیا ہے	179
108	علیؑ ولی کا ظہور	180
109	غدیر	183
110	یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے	185
111	''مِلا ہے سجدے میں''	189

112	باالفعل علی ہے	190
113	سجدہ کم ہے	191
114	دِل ونظر کی گرہ کھولنا سکھایا ہے	192
115	نہ وہ خدا ہے نہ بندہ ہے کیا نہ کیونکر ہے	194
116	ہے یہ اللہ کا پیغام علیؑ وارث ہے	196
117	ختم ہو گیا کارِ انبیا آ گئی غدیر	198
118	حجاب رُخ سے اُٹھانے غدیر آئی ہے	200
119	تشنہ تھا میں نے کی جو صدا یا علیؑ مدد	202
120	میں ہُوں فقیر میری صدا یا علی مدد	204
121	ہے بے خبری کی جو خبر صرف علیؑ ہے	207
122	نعمتِ کون و مکاں مالکِ اشتر کی نیاز	208
123	یا امیر المومنینؑ	210
124	سر دے کے جو اللہ کو اللہ بنائے	214
125	حاصلِ آگہی جب خدارہ گیا	215

O

یارب مجھے ازل کا دفینہ قرار دے
انگُشترِ علیؑ کا نگینہ قرار دے

اظہار جس کی ''میں'' سے ہوا ''تُو'' کے نُور کا
میرا خمیر اُس کا پسینہ قرار دے

مجھ سے گزر کے خلقِ خدا کو ملے علیؑ
بامِ الست کا مجھے زینہ قرار دے

جس علم میں کہ نقطۂ با ہے چُھپا ہُوا
عاجزؔ کے قلب کو وہ خزینہ قرار دے

جس دل میں تُو سما سکے وہ دل ہو میرا دل
جو عشق سے بھرا ہو وہ سینہ قرار دے

O

نہ ''ہے'' کی بات تھی کوئی نہ تھی ''نہیں'' کی بات
علیؑ تو جب سے ہے رب جب نہ ذات تھی نہ صفات

کہ جب نہیں بھی نہیں تھا نہ تھے وجود و عدم
کہ جب ہوئی بھی نہ تھی عالمِ تضاد کی بات

نہ تھے زمان و مکاں اور نہ تھے خفی و جلی
نہ وقت تھا نہ زمانہ نہ کُن نہ موجودات

کہاں سے لائیں گے حد میں اُسے حدوث و قدیم
کہ جب ہوئی نہ بنائی گئی خدا کی ذات

مِری ''نہیں'' بھی اگر میری ''ہے'' سے ہے مشروط
تو مجھ پہ کیسے کُھلے ''ہے'' سے ماورا ہے جو ذات

O

علیؑ کے باب میں ''ہے'' یا ''نہیں'' نہیں ہے جناب
''نہیں'' ہے کفر کا باب اور ''ہے'' ہے شرک کا باب

یہ سوچنا وہ خدا ہے کہ وہ نہیں ہے خدا
ترے شمار و عدد سے ہے ماورا یہ حساب

علیؑ کلام ہے یعنی کلام ہے نقطہ
کھلا یہ مجھ پہ جو میں نے پڑھی وہ لوحِ کتاب

کھلا یہ مجھ پہ کہ مستی ہے انتہائے ہوش
جو میں نے جامِ قلندرؒ سے پی ولا کی شراب

جو ہاتھ اٹھے تھے طلب کو وہ جُڑ گئے یعنی
سوال میں نہ سمائی ترے جواب کی تاب

O

گلی گلی ہمیں جانا علیؑ علیؑ کرنا
کہیں بھی کرنا ٹھکانا علیؑ علیؑ کرنا

ہمیں اندھیرے سے کیا ہے کہ یہ رہے نہ رہے
ہمیں چراغ جلانا علیؑ علیؑ کرنا

ہمیں غرض ہی نہیں ہے کوئی سُنے نہ سُنے
ہمیں تو سنکھ بجانا علیؑ علیؑ کرنا

نکل کے ماضی و فردا و حال سے باہر
بھلے ہو کوئی زمانہ علیؑ علیؑ کرنا

خوش آ گیا ہے جہاں کو قلندرانہؒ مزاج
ہمارا وجد میں آنا علیؑ علیؑ کرنا

زمیں پہ رہ کے ہمیں بس یہی ہے کام نویدؔ
فلک کا وزن اُٹھانا علیؑ علیؑ کرنا

O

زمیں زمیں زماں زماں مکاں مکاں گلی گلی
خدا کو ڈھونڈتا تھا میں کہ مل گئے مجھے علیؑ

صفت خفی کی ہے جلی، جلی کی ذات ہے خفی
خدا ہے ذات علیؑ صفت خدا خفی علیؑ جلی

صفت سے آگے جائے کون کہ تابِ ذات لائے کون
علیؑ پہ آ کے رک گئی خدا کی بات جب چلی

نہیں "میں" "ہے" نہیں ہے کیا کہ "ہے" میں کیا "نہیں" نہیں
سو "ہے" سے پہلے ہے علیؑ "نہیں" سے پہلے ہے علیؑ

جو یہ ملیں تو بندگی نہ مل سکیں تو کافری
نفس کا اک سرا خودی نفس کا اک سرا علیؑ

O

کہو ڈھونڈوں میں اُس کو کیا بن کر
ہے جو موجود شے میں ''لا'' بن کر

جو خدا کو خدا بناتا ہو
کیا کرے گا وہ خود خدا بن کر

ہے اگرچہ بنائے الااللہ
رہتا ہے بندۂ خدا بن کر

خود میں گم کر کے ابتدا کا سِرا
چھپ گیا ہے وہ انتہا بن کر

اُس کے چہرے میں ہے ہر اک چہرہ
وہ جو اترا ہے آئنہ بن کر

O

اٹھا ہے جب بھی کسی دل میں آ گہی کا سوال
تو بن گیا ہے خدا خود بہ خود علیؑ کا سوال

سرا اگر نہیں دیتا نہ دے یقین تو دے
کہاں ہے تُو کہ یہ ہے میری زندگی کا سوال

علیؑ جواب ہے جس کا ہے وہ سوال خدا
خفی سے کر کے تو دیکھو کبھی جلی کا سوال

مرے وجود پہ اک بے خودی ہوئی طاری
علیؑ سے میں نے کیا جس گھڑی خودی کا سوال

نہ درمیان میں ''مَیں'' تھا نہ درمیان میں ''تُو''
علیؑ سے میں نے کیا جس گھڑی علیؑ کا سوال

O

نہ پوچھ مجھ سے کہ کس میں ہے مجھ علیؑ کا فسوں
فقیر مجھ سے ہے واللہ میں فقیر سے ہوں

یہ تیری راہ ہیں مجھ تک مِرا مقام نہیں
یہ عشق و مستی و عقل و خرد یہ جذب و جنوں

نہ ابتدا ہے مری اور نہ انتہا ہے مری
نہ کوئی میرا دروں ہے نہ کوئی میرا بروں

مرا مقام کہاں اور ترا قیاس کہاں
نہ یوں ہوں اور نہ ووں ہوں نہ جوں ہوں اور نہ توں

یہ معرفت ہے کہ تو خبطِ معرفت سے نکل
نہ یوں ملوں گا تجھے اور تجھے ملوں گا نہ یوں

O

مجھے تو نور کا ہر سلسلہ علیؑ سے مِلا
نبیؐ علیؑ سے ملے اور خدا علیؑ سے مِلا

علیؑ نہ ہوتے تو کس طرح خود کو پاتا میں
جو سچ کہوں مجھے میرا پتا علیؑ سے مِلا

وہ جس سبب عَرفَ نفسہٗ کو پہنچا میں
مِرے وجود کو وہ آئنہ علیؑ سے مِلا

وہ جس کی لَو ہے وجود اور روشنی ہے شہود
مجھے اَحد کا وہ روشن دیا علیؑ سے مِلا

یہی کہوں گا علیؑ سے علیؑ مِلے مجھ کو
جو کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا علیؑ سے مِلا

کہاں پہ رکھتی سر اپنا جبینِ بے سجدہ
مِری جبیں کو درِ سیدہ علیؑ سے مِلا

میں خود تراشتا اُس کو تو بس صنم ہوتا
یہ شکر ہے مجھے میرا خدا علیؑ سے مِلا

الست سے مری ہستی کو یومِ دین تلک
خدا گواہ کہ جو کچھ مِلا علیؑ سے مِلا

مری طرح نہ کوئی دَر بہ دَر ہو اے مالک
تجھے جو ڈھونڈے اُسے اے خدا علیؑ سے مِلا

میں وہ فقیر ہوں سالک سے تا سلوک نویدؔ
کہ میں نے جو بھی لیا اور دیا علیؑ سے مِلا

O

مجھ کو سب کچھ عطا علیؑ نے کیا
خاک تھا کیمیا علیؑ نے کیا

یہ نہ پوچھو کہ کیا علیؑ نے کیا
ہاں خدا کو خدا علیؑ نے کیا

ہو کے ظاہر "نہیں" میں "ہے" کی طرح
پُر خدا کا خلا علیؑ نے کیا

اِن کے سجدے میں جھک گئی تھی نماز
تیغ سے مسح کیا علیؑ نے کیا

ایک وحدت کو مل گئی کثرت
ایک دروازہ وا علیؑ نے کیا

وہ جو ''میں'' بھی ہے اور ''تو'' بھی ہے
خلق وہ آئینہ علیؑ نے کیا

گرد آلود ہر زمانے میں
دیں کو پھر سے نیا علی نے کیا

جو علیؑ نے کہا وہ ہوگیا کُن
یعنی جو کچھ کیا علیؑ نے کیا

درد جب بھی ہوا ہے دل میں نویدؔ
درد کو ہی دوا علیؑ نے کیا

O

وجود علیؑ کو دیا ''لاؑ'' بنا لیا خود کو
علیؑ میں جیسے خدا نے چھپالیا خود کو

خود اپنی شکل میں ظاہر کیا علیؑ کا وجود
علیؑ کو سامنے کرکے ہٹالیا خود کو

کبھی خدا نے خدا سا کیا علیؑ کا وجود
کبھی علیؑ سا خدا نے بنا لیا خود کو

علیؑ کی شکل میں پاکر وجود کعبے میں
خود اپنے گھر میں خدا نے بسا لیا خود کو

رخِ علیؑ کو اَحد کا بنا کے آئینہ
خود اپنے حُسن کا جلوہ دِکھا لیا خود کو

ہر ایک شے کو کہا کُلّ من علیہَ فان
علیؑ کے چہرے میں چہرہ بنالیا خود کو

دمِ الست سے بچھڑا ہوا تھا میں خود سے
علیؑ کو پا کے لگا میں نے پالیا خود کو

ہوئی جو داد کی خواہش خدا سے مجھ کو نوؔید
تو خود ہی کہہ کے قصیدہ سنا لیا خود کو

O

خدا سوال کا سبو جواب کی شراب علیؑ
جو چہرۂ خدا پہ ہے وہ نور کا نقاب علیؑ

علیؑ کی پشت پر ہے کون کسی کو کیا خبر ہے کون
پسِ حجاب کیا کُھلے کہ ہے سرِ حجاب علیؑ

نہ پوچھ یہ خدا ہے کیا یہ پوچھ کیا نہیں خدا
''نہیں'' خدا کا ہے حجاب کہ ''ہے'' کی آب وتاب علیؑ

جو لا کا ہے وجود علیؑ خدا وجود کا ہے لا
خدا شمارِ بے عدد اَحد کا ہے حساب علیؑ

کبھی قیام ہے ورا کبھی مقام ماورا
جو سمٹے تو وہ نقطہ ہے کھلے تو ہے کتاب علیؑ

وہ تقویٰ ہے وہ فقر ہے وہ صبر ہے وہ شکر ہے
جوشرک ہے نہ کفر ہے وہ عشق کی شراب علیؑ

شکست کو ارادے سے بدل کے رکھ دے فتح میں
ہے ربِّ کعبہ کی قسم وہی تو کامیاب علیؑ

جو پوچھتا ہے تو نوؔید تو سن صدائے ھُو نوؔید
ترے ہر اک سوال کا بس ایک ہے جواب علیؑ

O

علیؑ خدا کی ہے "مَیں" اور علی کا "تُو" ہے خدا
بہ ربِّ کُم کی ہے مَے جس میں وہ سبو ہے خدا

وہی جو "ہے" میں "نہیں" ہے وہی "نہیں" میں جو "ہے"
وہی علیؑ ہے کبھو اور وہی کبھو ہے خدا

علیؑ خدا کی مشیت علیؑ خدا کی دلیل
علیؑ ہوں سامنے تو سمجھو رو بہ رو ہے خدا

خدا کو درمیاں رکھنا تھی اپنے اصل کی مَثل
علیؑ کو ایسا بنایا کہ ہو بہ ہو ہے خدا

علیؑ کی شکل میں مجھ کو خدا مِلا تو کُھلا
کہ سو بہ سو ہے علیؑ اور سو بہ سو ہے خدا

یہ ھَاوھُو کی ہے یکجائی عالمِ لاہوت
علیؑ کو ھا جو کہوں میں تو سمجھو ھُو ہے خدا

اُسی کا کام ہے مخلوق کی خبر گیری
علیؑ کے بھیس میں خلقت کا چارہ جو ہے خدا

مِرا خدا اُسے ہر شرک سے بچائے نویدؔ
علیؑ کو پائے وہ جس جس کی جستجو ہے خدا

O

کوئی دلیل لائی نہ اُس کی کوئی سند ، مدد یا علیؑ مدد
ہر اک دلیل سے ہوئی ہر اِک دلیل رد ، مدد یا علیؑ مدد

اک صفر کے ہیں مثبت و منفی اِدھر اُدھر یہ صفر کیا ہے پر
کیسے یہ صفر توڑے کہ عاجز ہے یہ خرد ، مدد یا علیؑ مدد

کیسا کہاں کا طاق تو کیسا کہاں کا جفت، نا گفتنی چہ گُفت
دوڑے ہزار ہند سے پر لا سکے نہ حد ، مدد یا علیؑ مدد

تقسیم کیسی ، ضرب ہے کیا ، جمع کیا نفی ، ہے ہر جلی خفی
اک فرض پر حساب کھڑا ہے یہ صد بہ صد ، مدد یا علیؑ مدد

مثبت سے منفی ، منفی سے مثبت ہوا جو رَد ، تھے صفر سب عدد
خود ہی عدد کی بے عددی کھا گئی عدد ، مدد یا علیؑ مدد

اک حد پہ آ کے لَوٹ گئی یاس سے خرد ، اور لا سکی نہ حد
بے کار ہو گئے مِرے سب طُول سب بلد ، مدد یا علیؑ مدد

O

آج تک کوئی سمجھا کہاں اے علیؑ تیری تنہائیاں
اک فقط ہیں تری رازداں اے علیؑ تیری تنہائیاں

کس کو یارا کرے گفتگو گونجتی ہے یہاں صرف ھُو
بولتی ہیں خدا کی زباں اے علیؑ تیری تنہائیاں

جگمگاتیں نہ توحید میں گرسماتیں نہ توحید میں
آخرش پھر سمٹتیں کہاں اے علیؑ تیری تنہائیاں

ختم و آغاز کیسے کھُلے رب کا انداز کیسے کھلے
کبریائی کا رازِ نہاں اے علیؑ تیری تنہائیاں

ذاتِ شاہد میں مشہود میں ہاں وجود اور موجود میں
کم سے کم ہے جو فصلِ کماں اے علیؑ تیری تنہائیاں

حسن سے دید کی عین تک جلوۂ قابَ قوسین تک
ہاں بس اک پردۂ درمیاں اے علیؑ تیری تنہائیاں

ابتدا، انتہا، کبریا، انبیاء، اوصیاء، اولیاء
سب ہیں چپ بولتیں ہیں جہاں اے علی تیری تنہائیاں

سرِّ رازِ الف لام میم، ایلیا و علی و علیم
غیب رس، غیب بیں، غیب داں اے علی تیری تنہائیاں

کیسا کوئی سلام و کلام جب نہیں ہے جوابِ سلام
اُف یہ توقیرِ علم الاماں اے علیؑ تیری تنہائیاں

ہچکیاں اور یہ گریہ ترا یہ کنواں اور یہ گریہ ترا
اے علیؑ تیری تنہائیاں اے علیؑ تیری تنہائیاں

رو رہی ہیں جو شام و سحر فاطمہؑ تیری تنہائی پر
فاطمہؑ پر ہیں گریہ کُناں اے علیؑ تیری تنہائیاں

سوچتا ہے یہ اکثر نویدؔ کھوجتا ہے یہ اکثر نویدؔ
ختم ہوتیں ہیں جا کر کہاں اے علیؑ تیری تنہائیاں

O

ڈھونڈے سے کب کسی کو مِلا ہے علیؑ کا راز
اک مست ہے کہ جس پہ کُھلا ہے علیؑ کا راز

پھر کھول لے یہ راز اگر تجھ سے کُھل سکے
اتنا تجھے بتادوں خدا ہے علیؑ کا راز

یعنی علیؑ ہے جس میں کہ مستور ہے خدا
یعنی ولی ہے جس میں چھپا ہے علیؑ کا راز

ہے رازِ امر ، رازِ ارادہ، ہے رازِ کُن
یعنی ہر اک سِرے کا سِرا ہے علیؑ کا راز

یہ چل دیا فقیر کے پیچھے میں اے نویدؔ
یا میرے آگے آگے چلا ہے علیؑ کا راز

O

مقامِ مستی ہے یہ ہوش سے گزرنا تُم
علیؑ کو بھی نہ علیؑ کا شریک کرنا تُم

علیؑ سے ملنے کو نکلے ہو تم تو یہ سن لو
خدا پہ رُک نہیں جانا مگر گزرنا تم

ہزار دامِ خدا و خدائی آئیں گے
علیؑ کی تہہ میں زرا دیکھ کر اترنا تُم

جو چاہتے ہو اسے دیکھنا تو یہ سن لو
جدھر ہو وہ نہ نظر اُس طرف کو کرنا تُم

مجھے تو خود نہ نظر آ کے وہ نظر آیا
کسی سے کیا کہوں کیا دیکھ کر گُزرنا تُم

قیامِ فقر ہے آرائشِ فقیر ہے یہ
علیؑ کا آئنہ ہے دیکھ کر سنورنا تُم

یہ جان لینا وہی صاحبِ جلال ہے بس
رحیم گر کہیں دیکھو تو خوف کرنا تم

O

ہر رمز میں خدا کے چھپی ہے علیؑ کی بات
ذکرِ خدا چلا تو چلی ہے علیؑ کی بات

جس نے فقیر کو نہ سنا بولتے ہوئے
پھر اُس نے کیا کسی سے سُنی ہے علیؑ کی بات

سجتی نہیں ہے اور کسی بھی زبان پر
بس فقر کے لیے ہی بنی ہے علیؑ کی بات

دیکھ آیا عرش و فرش و زمان و مکاں کو میں
بس فقر کے ہی پاس مِلی ہے علیؑ کی بات

ظاہر اُسی فقیر سے ہوتا ہے ہر غیاب
جس نے بیان حال سے کی ہے علیؑ کی بات

آ کر جلی ہوئی ہے وجودِ فقیر میں
رمزِ خدا و رمزِ خفی ہے علیؑ کی بات

کہہ دیں فقیر و سالک و درویش و رند و مست
میری طرح کسی نے جو کی ہے علیؑ کی بات

معراج تک یہ ذکر تو پہنچا مگر بتا
ذکرِ خدا ہوا کہ ہوئی ہے علیؑ کی بات

کیوں پا رہا ہے عرش پہ خود کو ہر اک ملنگ
کیا پھر کسی فقیر نے کی ہے علیؑ کی بات

آیا مجھے بھی ذکرِ خدا کا مزا نویدؔ
جب سے مری زباں کو مِلی ہے علیؑ کی بات

O

مِرے وجود پہ اِتنا ہی بس کھلا ہے علیؑ
خمیر جس کا خدا ہے وہ کیمیا ہے علیؑ

نہیں ہے اِس کے سوا کچھ جواب کی صورت
سوال پر کیے جاؤں سوال کیا ہے علیؑ

یہ خامشی و صدا سے گُزر کے کُھلتا ہے
جو خامشی ہے، خدا ہے، جو ہے صدا ہے علیؑ

ملا تو ہے کوئی مجھ کو مگر نہیں کھلتا
خدا مِلا ہے یہ مجھ کو کہ یہ مِلا ہے علیؑ

انہی سِروں میں ہی موجود ہے کہیں توحید
جو اک سِرا ہے خدا اور اک سِرا ہے علیؑ

O

''نہیں'' میں ''لا'' تھا نہاں ''لا'' میں تھا خدا کا وجود
علیؑ کے سجدے نے ظاہر کیا خدا کا وجود

میں کیا بتاؤں کہ موجودیِ علیؑ کیا ہے
جو ہو جدائے فنا و بقا خدا کا وجود

علیؑ کو سمجھا ہے کیا کوئی یہ ہے بعد کی بات
کسی کی عقل میں آیا ہے کیا خدا کا وجود

کُھلے تو کیسے کہ آخر ہے کون کس کا حجاب
ہو خامشی جہاں سجدہ صدا خدا کا وجود

خدا میں مجھ کو مِلا ہے علیؑ خفی و جلی
نصیر کو جو علیؑ میں مِلا خدا کا وجود

O

مستی میں یا علیؑ کی صدا خود بہ خود ہوئی
میں دردِ لا دوا تھا دوا خود بہ خود ہوئی

ظاہر علی سے نورِ خدا خود بہ خود ہُوا
ہر اِک بقا علیؑ میں فنا خود بہ خود ہوئی

ہو دیکھنا تو دیکھ اُسے کُن کی آنکھ سے
جس کی ادا خدا کی ادا خود بہ خود ہوئی

پوشیدہ رازِ خالقِ کُن میں ہے کائنات
کیا خود بہ خود بنی ہے یہ کیا خود بہ خود ہوئی

کُن تک مجھے پہنچ کے دِکھا ہے جو ہوش مند
اک مست پر یہ راہ تو وا خود بہ خود ہوئی

O

سجدہ علیؑ کے در کا عبادت خدا کی ہے
منہ دیکھنا علیؑ کا زیارت خدا کی ہے

اے کاش تم سمجھ سکو پردے میں رحم کے
یہ قہر ہے خدا کا جلالت خدا کی ہے

ظاہر صفت ہے اِس کا تو باطن ہے اِس کا ذات
پردے میں وہم کے یہ حقیقت خدا کی ہے

اس کے سوا نہیں ہے خدا کی کوئی دلیل
حجت ہے یہ خدا کی یہ آیت خدا کی ہے

مجھ میں علیؑ سمایا تو مجھ پر کُھلا نویؔد
قامت علیؑ کی اصل میں قامت خدا کی ہے

O

علیؑ سے مِلتی ہے ہر حال میں خدا کی تلاش
کہ ہے ''الہٰ'' سے پہلے وجودِ ''لا'' کی تلاش

تو کیا ہے ذاتِ حقیقت ہے کیا صفت کا وجود
اگر ہے حُسنِ علیؑ حیرتِ خدا کی تلاش

گُزر کے حُسن سے حیرت ہے خوف سے جُڑتی
جب انتہا سے مِلاتی ہے ابتدا کی تلاش

خدا کا نام ہے حیرت علیؑ کا نام ہے خوف
تُو جان لے گا کرے گا جو کبریا کی تلاش

علیؑ حجاب و تعارف علیؑ دلیل و وجوب
کُھلا یہ مجھ پہ جو کی میں نے ''کیا'' سے ''کیا'' کی تلاش

تو کیا تلاش کِیا تُو نے پھر خدا کا وجود
جو تجھ سے مِل نہ سکی آ کے خود خدا کی تلاش

علیؑ کی تجھ کو قسم پوچھ اویسِؑ قرنی سے
ہے کیا خدا کی تلاش اور مصطفیٰؐ کی تلاش

وہ لے گئی مجھے دربار میں علیؑ کے نویؔد
ازل سے تھی جو سلونی کی اک صدا کی تلاش

O

علیؑ کو سجدہ کیا جس نے وہ جبیں بھی علیؑ
خدا کے پردے میں "ہے" بھی علیؑ "نہیں" بھی علیؑ

خدا کا پردہ نہ تجھ سے اُٹھا نہ مجھ سے اٹھا
ترا گماں بھی علیؑ ہے مِرا یقیں بھی علیؑ

ہیں درمیان میں جس کے ہزار یومِ الست
وہ اوّلیں بھی علیؑ ہے وہ آخریں بھی علیؑ

میں لا مکاں میں کسی لا مکیں کی ہوں صورت
مِرا مکاں بھی علیؑ ہے مرا مکیں بھی علیؑ

یہ عشق حُسن پہ جب مر مٹا تو اُس پہ کھلا
کہ حُسن جس کی ہے مخلوق وہ حسیں بھی علیؑ

O

علیؑ سے میں نے علیؑ کا اِدھر سوال کیا
اُدھر علیؑ نے مجھے مست و لازوال کیا

بنا کے رند عطا کر کے ساغرِ مستی
خیالِ ہست سے بیگانۂ خیال کیا

مجھے خبر نہ ہوئی عرضِ حال سے پہلے
مرے علیؑ نے مجھے بے نیازِ حال کیا

ہماری مستی قلندرؒ سے پوچھ اے واحد
کبھی تجھے بھی نہ ہم نے تِری مثال کیا

نوید سب ہے یہ ننھیال دادھیال کا فیض
مجھے انیسؒ و قلندرؒ نے مالا مال کیا

O

نقاب جس کا ہے ''لا'' وہ رُخِ ''الہٰ'' علیؑ
علیؑ پناہ خدا ہے خدا پناہ علیؑ

ہو فرش پر تو علیؑ ہے ہو عرش پر تو خدا
علیؑ کی راہ خدا ہے خدا کی راہ علیؑ

اسی طرح سے علیؑ کا ہے اک گواہ خدا
کہ جس طرح سے خدا کا ہے اک گواہ علیؑ

وہ جس سے دیکھے علیؑ خود کو وہ نگاہ خدا
وہ جس سے دیکھے خدا خود کو وہ نگاہ علیؑ

یہ جاننا ہے تو ہونا پڑے گا تجھ کو فقیر
کہ فقر جس کا گدا ہے وہ بادشاہ علیؑ

علیؑ کے سینے میں جو علم تھا نکل آیا
علیؑ کے سینے میں جو رہ گئی وہ آہ علیؑ

O

علیؑ کو دیکھا خدا کو دیکھا خدا کو دیکھا علیؑ کو دیکھا
علیؑ کو پایا خدا کو پایا خدا کو پایا علیؑ کو پایا

علیؑ کی قامت خدا کی قامت خدا کی قامت علیؑ کی قامت
علیؑ کو مانا خدا کو مانا خدا کو مانا علیؑ کو مانا

علیؑ کی صورت خدا کی صورت خدا کی صورت علیؑ کی صورت
علیؑ کو سمجھا خدا کو سمجھا خدا کو سمجھا علیؑ کو سمجھا

علیؑ کی نسبت خدا کی نسبت خدا کی نسبت علیؑ کی نسبت
علیؑ کو جانا خدا کو جانا خدا کو جانا علیؑ کو جانا

علیؑ کی قدرت خدا کی قدرت خدا کی قدرت علیؑ کی قدرت
علیؑ کو سجدہ خدا کو سجدہ خدا کو سجدہ علیؑ کو سجدہ

O

اَمر ہے کُن ہے مشیت ہے ارادہ ہے علیؑ
کُل کا کُل جس میں ہے پوشیدہ وہ نقطہ ہے علیؑ

کس میں یہ تاب پسِ نورِ علیؑ دیکھ سکے
جس میں اللہ ہے مستور وہ پردہ ہے علیؑ

ایک ہی نور سے ہے باطن و ظاہر کا وجود
ہو جو پنہاں تو خدا ہے جو ہو پیدا ہے علیؑ

جاں میں جاں آئی میں جب اپنے تئیں جاں سے گیا
جب نظر آیا نہ کچھ تب نظر آیا ہے علیؑ

میں سمایا نہ کسی اوّل و آخر میں نویدؔ
کرکے جب مست مجھے مجھ میں سمایا ہے علیؑ

O

میں اپنے آپ سے نکلا علیؑ علیؑ کرتے
میں اپنے آپ میں آیا علیؑ علیؑ کرتے

علیؑ کے جلوے کو دیکھا خدا خدا کرتے
خدا کے جلوے کو دیکھا علیؑ علیؑ کرتے

کہاں کسی سے اُٹھا ہے علیؑ کے عشق کا وزن
یہ وزن میں نے اٹھایا علیؑ علیؑ کرتے

میں خود کو عالمِ لاہوت و لامکاں میں مِلا
بس اک قدم جو اٹھایا علیؑ علیؑ کرتے

چھپا ہوا تھا میں خود سے ہی خود میں مثلِ خدا
میں خود ظہور میں آیا علیؑ علیؑ کرتے

علیؑ علیؑ سے ملا ہے وہی مجھے بھی نویؔد
جو اولیا نے ہے پایا علیؑ علیؑ کرتے

O

پیدا یہ جسم و روح میں رشتہ علیؑ سے ہے
سانسیں علیؑ سے دل کا دھڑکنا علیؑ سے ہے

گردش یہ کائنات کی اپنے مدار میں
دن کا نکلنا رات کا چھپنا علیؑ سے ہے

لاتا ہے وہ ظہور میں اِس کائنات کو
پوشیدہ کُن میں ہے جو ارادہ علیؑ سے ہے

اپنی ہی کہکشاں میں ہے ہر ایک کائنات
ہر شے کا اک مقام پہ ہونا علیؑ سے ہے

ہر شے کے بطن میں ہے حرارت کا انتظام
ہردم یہ کائنات کا ہونا علیؑ سے ہے

ہو کالا دائرہ کہ وہ ہو کائناتِ نور
ہر حرکت وجمود کا رشتہ علیؑ سے ہے

ذرّے میں کائنات سمائی ہے کس طرح
سمجھو گے کس طرح یہ کرشمہ علیؑ سے ہے

ہے کائنات وقت و حرارت نہ مادّہ
اک اختیار ہے کہ جو ملتا علیؑ سے ہے

یہ کائنات ہٹ کے زمان و مکاں سے دیکھ
تجھ پر کھلے گا وہ جو زمانہ علیؑ سے ہے

اس در پہ کائنات سوالی ہے اس لئے
یعنی نوید جو بھی ہے ملنا علیؑ سے ہے

O

صفات و ذات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے
تجلیات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے جیسے کہ رازِ کن ملنا
کہ کائنات کا مِلنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے سرِّ الست کا ملنا
کہ بیّنات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے امرِ حیات کا ملنا
رُخِ ممات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے جیسے وجوب کا ملنا
کہ ممکنات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے جیسے کہ نفی کا ملنا
رہِ ثبات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے امکانِ سرمدی ملنا
تحیّرات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے جیسے بقا کا دن ملنا
فنا کی رات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

علیؑ کا ملنا ہے جیسے کہ مرکزہ ملنا
کہ شش جہات کا ملنا علیؑ کا ملنا

یہ کائنات ہے کیا ''میں'' ہے کیا خدا ہے کیا
انہی نکات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

جڑی ہوئی ہے علیؑ سے کچھ اس طرح ہر بات
کہ پوری بات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

خود اپنی ذات میں سِرِّ علیؑ نہاں ہے نوید
خود اپنی ذات کا ملنا علیؑ کا ملنا ہے

O

نہ کچھ اس کے سوا سمجھا نہ کچھ اس کے سوا جانا
خدا کو میں علیؑ سمجھا علیؑ کو میں خدا جانا

سمجھ کر بھی خدا حسرت نہ پوری ہو سکی دل کی
علیؑ کو میں خدا سمجھا تو کیا سمجھا تو کیا جانا

علیؑ کے باب میں پوچھو تمہیں بھی مست کر دیں گے
کہ ہم رندوں نے کیا سمجھا کہ ہم رندوں نے کیا جانا

نہیں سمجھا میں چہرہ ہے کہ وہ آئینہ وحدت کا
کبھی چہرہ اسے سمجھا کبھی مَیں آئنہ جانا

علیؑ کا ہے جو مستانہ علیؑ کا ہے جو دیوانہ
علیؑ کو ابتدا سمجھا علیؑ کو انتہا جانا

O

خدا کسے نظر آتا اگر نہ ہوتے علیؑ
یہ پردہ کون اٹھاتا اگر نہ ہوتے علیؑ

خمیر کون اٹھاتا یہ خاکِ آدم کا
یہ شکل کون بناتا اگر نہ ہوتے علیؑ

یہ اَمر پھونکتا پھر کون خاکِ آدم میں
یہ روح کون بساتا اگر نہ ہوتے علیؑ

جو جانتا نہ تھا آدم کہو کہ آدم کو
وہ اسم کون سکھاتا اگر نہ ہوتے علیؑ

خدا گواہ کہ بے جان دل کو سینے میں
دھڑکنا کون سکھاتا اگر نہ ہوتے علیؑ

لہو کو جسم میں دیتا یہ گردشیں پھر کون
یہ نبض کون چلاتا اگر نہ ہوتے علیؑ

یہ مانا کُن کی صدا کا یہ سب کرشمہ ہے
صدا یہ کون لگاتا اگر نہ ہوتے علیؑ

O

جب انتہا نے بھی پائی نہ ابتدائے علیؑ
علیؑ ہے کون کسے علم ہے سوائے علیؑ

خُدا تھا پردے کے اندر مگر صدا جب دی
خُدا کے پردے سے باہر نکل کے آئے علیؑ

ہیں بے نیاز تو ہم بھی مگر خدا کی طرح
کہ اپنے پاس نہیں رکھتے کچھ سوائے علیؑ

خدا گواہ قلندرؒ کا واسطہ دے کر
علیؑ سے کچھ نہیں مانگا کبھی سوائے علیؑ

رضائیں اپنی سپردِ علیؑ ولی کر کے
کھڑا ہوں میں بھی وہاں ہے جہاں خدائے علیؑ

نوید صرف نبیؐ پر ہے آشکار یہ راز
علیؑ بجائے خدا ہے خدا بجائے علیؑ

O

نہیں کچھ آخر و اوّل نہیں علیؑ کے بغیر
خدا کا ذکر مکمل نہیں علیؑ کے بغیر

ارادہ ہے یہ علیؑ کا پسِ تغیر کُن
سکوت میں کوئی ہلچل نہیں علیؑ کے بغیر

کہاں کا عالمِ کُن اور کہاں کے ہست و وجود
کوئی بھی شکل مشکّل نہیں علیؑ کے بغیر

صدائے کن کا تسلسل ہے عالمِ امکاں
سو یہ صدا بھی مسلسل نہیں علیؑ کے بغیر

ہمارے دل کا دھڑکنا علیؑ ہے سانس علیؑ
خدا گواہ کوئی پل نہیں علیؑ کے بغیر

O

خدا کا ذکر جو نکلا علیؑ کا ذکر کیا
اِدھر اُدھر نہیں دیکھا علیؑ کا ذکر کیا

مقامِ سدرہ ہو یا عرش ہو کہ کوئے عدو
جہاں جہاں سے بھی گزرا علیؑ کا ذکر کیا

علیؑ کے ذکر میں کچھ ایسا مست الست ہوا
کسی نے حال جو پوچھا علیؑ کا ذکر کیا

کسی نے پوچھا جو تُو کون ہے کہاں کا ہے
یہ مست کچھ نہیں بولا علیؑ کا ذکر کیا

چلا گلی گلی دیتا علیؑ علیؑ کی صدا
رما کے دھونی جو بیٹھا علیؑ کا ذکر کیا

O

خدا کا کوئی بھی محور نہیں سوائے علیؑ
صفات، ذات کا مظہر نہیں سوائے علیؑ

یہ راز صرف نبیؐ پر کُھلا سرِ معراج
کوئی بھی پردے کے اندر نہیں سوائے علیؑ

ہراک زمانے میں یہ رجعتِ علیؑ ہے گواہ
جہاں میں کوئی مکرّر نہیں سوائے علیؑ

سوا علیؑ کے نہیں کوئی آیتِ کُبریٰ
کوئی بھی حجتِ اکبر نہیں سوائے علیؑ

جہاں جبیں کو ملے سجدۂ خدا کا مزا
جہاں میں ایسا کوئی در نہیں سوائے علیؑ

O

جو کہوں میں جلِّ جلالَ ھو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ
جو کہوں میں کون ہے مَیں کا تُو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ

تمہیں حاصل اُن کا حضور ہو کہ علیؑ کا تم میں ظہور ہو
جو علیؑ کی رکھتے ہو آرزو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ

یہی ابتدائے کلام ہے یہی انتہائے کلام ہے
جو کبھی ہو شاملِ گفتگو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ

میں وہ رندِ مستِ الست ہوں نہ میں نیست ہوں نہ مَیں ہست ہوں
جو کروں میں پیش تمہیں سبو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ

ہے اسی میں رازِ قلندریؒ ہے اِسی میں میریِ بوذری
جو کہوں میں ھا جو کہوں میں ھُو کہو میرے ساتھ علیؑ علیؑ

O

علیؑ کا ھا ہے خدا اور خدا کی ھو ہے علیؑ
علیؑ کا ''میں'' ہے خدا اور خدا کا ''تو'' ہے علیؑ

علیؑ کو دیکھا تو دیکھا کہ ھُو بہ ھُو ہے خدا
خدا کو دیکھا تو دیکھا کہ ھُو بہ ھُو ہے علیؑ

وجود ہے جو یہ بولے خموش ہے تو شہود
کہ خامشی ہے علیؑ اور گفتگو ہے علیؑ

اُسے خبر ہے خدا کو تلاش جس نے کیا
کہ منزل و سفر و راہ و جستجو ہے علیؑ

نہ میں خدا نہ محمدؐ نہ میں ولی نہ امام
مگر میں کیا کروں میری بھی آرزو ہے علیؑ

کھُلا یہ مجھ پہ جو پایا علیؑ کو پشت پناہ
کہ روبہ رو ہی نہیں میرے چار سو ہے علیؑ

O

علیؑ حضورِ خدا ہے خدا غیابِ علیؑ
علیؑ حجابِ خدا ہے خدا حجابِ علیؑ

خدا شہودِ علیؑ ہے علیؑ وجودِ خدا
علیؑ جنابِ خدا ہے خدا جنابِ علیؑ

خدا ہے دیدِ علیؑ اور علیؑ ہے دیدِ خدا
علیؑ ہے تابِ خدا اور خدا ہے تابِ علیؑ

خدا ثبوتِ علیؑ ہے علیؑ ثبوتِ خدا
علیؑ حسابِ خدا ہے خدا حسابِ علیؑ

خدا ہے مستِ علیؑ اور علیؑ ہے مستِ خدا
علیؑ شرابِ خدا ہے خدا شرابِ علیؑ

خدا ہے شہرِ علیؑ اور علیؑ ہے شہرِ خدا
علیؑ ہے بابِ خدا اور خدا ہے بابِ علیؑ

خدا کلامِ علیؑ ہے علیؑ کلامِ خدا
علیؑ کتابِ خدا ہے خدا کتابِ علیؑ

خدا سوالِ علیؑ ہے علیؑ سوالِ خدا
علیؑ جوابِ خدا ہے خدا جوابِ علیؑ

O

مجھ سے بے دَر کو دَرِ شاہِ نجف کیا مل گیا
دل کو آنکھیں مل گئیں آنکھوں کو جلوہ مل گیا

دل کو جاں، پرواز کو پر، ھا کو ھو، نے کو نوا
''میں'' کو تو قطرے کو یم ذرّے کو صحرا مل گیا

لے گیا کوئی اٹھا کر مجھ سے مجھ کو راتوں رات
مجھ سے فرشی کو بھی یعنی عرش و سدرا مل گیا

جب اندھیرے نے مجھے گھیرا تو چمکی اک کرن
بند جب سب ہوگئے رستے تو رستا مل گیا

اللہ اللہ کرنے والوں کو ملا کیا جانیں وہ
مولا مولا کرنے والوں کو تو مولا مل گیا

پھر رہا ہے ہر گلی میں جو خدائی بانٹتا
فقر کو میرے ترے در سے وہ کاسہ مل گیا

وقت پر پہنچا درِ شاہِ نجف پر میں نوؔید
رہ گیا تھا اک گدائی کا جو عہدہ مل گیا

O

نامِ خدا جہاں پہ حکومت علیؑ کی ہے
کثرت سے جو عیاں ہے وہ وحدت علیؑ کی ہے

ورنہ وہ غیب غیب ہی رہتا مِرے حضور
ہے غیب جو حضور یہ صورت علیؑ کی ہے

بدلا ہے اپنے ہاتھ سے اُس نے علیؑ کا ہاتھ
دستِ خدا پہ اصل میں بیعت علیؑ کی ہے

کیا ہے علیؑ کہ اصل میں ہے جلوتِ الٰہ
کیا ہے الٰہ اصل میں خلوت علیؑ کی ہے

ہے کاسۂ گدائی میں کیا تیرے اے خدا
جو سکۂ سجود ہے دولت علیؑ کی ہے

تیرا علیؑ خدا کہ خدا گر ہے اے نصیر
ڈھونڈ اِس سوال میں جو حقیقت علیؑ کی ہے

بندہ رہا خدا کو خدا کر کے بھی نویدؔ
اللہ سے سنو جو سخاوت علیؑ کی ہے

O

مجھے علیؑ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا
کہ اُس جلی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

اُسی گلی میں نکلتا ہوں میں جدھر سے چلوں
کہ اُس گلی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

قسم خدا کی وہ بن جاتا ہے خدا کی آنکھ
جسے علیؑ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

ولی خدا کے سوا کچھ دکھائی دیتا نہیں
خدا ولی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

علیؑ سے گزروں تو دیکھوں علیؑ کے میں پسِ پشت
ابھی علیؑ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

جہاں ہوں میں ہے وہاں عرش میرے زیرِ قدم
یہاں علیؑ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

O

خدا نے اپنے لیے آئنہ علیؑ کو کیا
خود اپنے عقدۂ کل کا کشاء علیؑ کو کیا

چھپایا خود کو تو ظاہر کیا علیؑ کا وجود
سکوت خود کو کیا تو صدا علیؑ کو کیا

خدا کو ''تو'' کے لیے ''میں'' کو پار کرنا تھا
سو اِس سفر کے لیے ناخدا علیؑ کو کیا

اُٹھایا اس نے صفت ہائے سرمدی کا حجاب
سکوت توڑا تو حرفِ صدا علیؑ کو کیا

وہ جس نے کُن فیہ کوں پر رکھی ہے ہر بنیاد
اُسی نے کن فیہ کوں کی بنا علیؑ کو کیا

مریضِ شرک تجھے کیا نظر نہیں آتا
وہ کفر جس نے خدا سے جُدا علیؑ کو کیا

O

مِلا وجود کا سِرا کہ مِل گئے مجھے علیؑ
یہ مَیں نے خود کو پالیا کہ مِل گئے مجھے علیؑ

دل و نظر کے درمیاں ہوئی جو روشنی عیاں
تو میں نے خود سے یہ کہا کہ مل گئے مجھے علیؑ

ہُوا میں آپ سے جُدا کہ مل گیا مجھے خدا
میں اپنے آپ سے ملا کہ مل گئے مجھے علیؑ

خبر بدل گئی خبر نظر بدل گئی نظر
یہ ''میں'' سے ''تو'' بدل گیا کہ مل گئے مجھے علیؑ

وہ خود سے جو نہیں مِلا وہ خود پہ جو نہیں کُھلا
پھر اُس سے میں کہوں تو کیا کہ ملِ گئے مجھے علیؑ

O

جو خدا کا نام لے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا
کہ خدا سے جو ملے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا

جو نکل گیا زماں سے جو نکل گیا مکاں سے
وہ صدائے کُن سُنے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا

جو علیؑ کا مست ہوگا جو علیؑ پرست ہوگا
وہ کچھ اور کیا کہے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا

یہی شرطِ آگہی ہے یہی شرطِ روشنی ہے
کہ دیا سا جو جلے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا

ولیِ خدا کے ہاتھوں مِرے مرتضیٰؑ کے ہاتھوں
وہ جو نفس بیچ دے گا وہ علیؑ علیؑ کرے گا

O

دل پر نہ اپنے بوجھ تو اے تشنہ کام لے مولا کا نام لے
اٹھ اور دستِ ساقی کوثر سے جام لے مولا کا نام لے

چھلکے نہ ایک قطرہ نہ قطرہ ہو ایک کم ساقی کا بھر کے دَم
پی اِس طرح کہ ساقی سے عُمرِ دوام لے مولا کا نام لے

پی اِس طرح کہ خود بھی کبھی ہوش میں نہ آئے اور خود نہ ڈگمگائے
پی اور ایسے پی کہ تو گرتوں کو تھام لے مولا کا نام لے

کھل جائے خود بہ خود درِ میخانۂ الست ساقی کو کر کے مست
ساقی جو پی رہا ہے اُسی مَے کا جام لے مولا کا نام لے

پی اور ایسے پی کہ تُو بن جائے خود سبو پھر ''میں'' رہے نہ ''تُو''
مدہوشی میں تو ہوش سے آگے کا کام لے مولا کا نام لے

ذکرِ علیؑ سے پہلے قلندرؒ کو مست کر بوذرؓ کو مست کر
پھر صبح اک کلام لے شام اک کلام لے مولا کا نام لے

ظاہر کے سب گناہ بھی ہو جائیں گے ثواب از فضلِ بوترابؑ
مت آہ بھر کریم کے دامن کو تھام لے مولا کا نام لے

O

جب ابتدا علیؑ ہے جب انتہا علیؑ ہے
پھر لا فنا علیؑ ہے پھر لا بقا علیؑ ہے

ذات وصفت سے پیدا ذات وصفت میں پنہاں
یعنی خود اپنا چہرہ خود آئنہ علیؑ ہے

ہے جو کہوں تو حَد ہے اک جو کہوں عدد ہے
پھر اور کیا نہیں ہے پھر اور کیا علیؑ ہے

اب اور کیا شہودی اب اور کیا وجودی
اللہ علیؑ نما ہے اللہ نما علیؑ ہے

یعنی ہے ایک نقطہ حرف و عدد سے پہلے
لا ابتدا علیؑ ہے لا انتہا علیؑ ہے

O

خدا سے لے کے اجازت خدا کی محفل میں
شروع کرتا ہوں نامِ علیؑ سے تازہ سخن

ہر ایک ذکر سے پہلے ہے فرض ذکرِ علیؑ
اُسی کا صدقہ زباں ہے اُسی کا صدقہ دہن

نہ جانے کب ہوئے یومِ الست و یوم الدین
علیؑ کے ذکر میں محفل تھی مست میں تھا مگن

ہے چاہیے مجھے تازہ سخن کے بدلے میں
شرابِ کہنہ ہو یومِ الست جتنی کہن

علیؑ کے ذکر کے ساتھ اُن کے دشمنوں پر لعن
درود بر سرِ گل لعن بر وجودِ زغن

O

فرصت قلندرانہ ریاضت سے کم نہیں
مستوں کا گھومنا بھی عبادت سے کم نہیں

دیکھ اُس کو دیکھ جو ترے دل میں مکین ہے
دیدار یہ علیؑ کی زیارت سے کم نہیں

دیکھا نہیں خدا کو تو کیا ہے علیؑ کو دیکھ
قد اِس کا لا الہٰ کے قامت سے کم نہیں

تیری نگاہ میں وہ سمائے گا کس طرح
ہے دید سے زیادہ جو حیرت سے کم نہیں

چکھا ہے میں نے ذائقہ توحید کا نویدؔ
نامِ علیؑ زبان پہ نعمت سے کم نہیں

O

علیؑ کے لب پر خدا و اکبر خدا کے لب پر علیؑ و اکبر
قیامِ اکبر خدا و اکبر رکوعِ اکبر علیؑ و اکبر

ہے ایک باطن ہے ایک ظاہر ہے ایک اوّل ہے ایک آخر
شہود اندر خدا و اکبر وجود اندر علیؑ و اکبر

اک آئنہ ہے تو ایک چہرہ ہے ایک جلوہ تو ایک پردہ
علیؑ کا جوہر خدا و اکبر، خدا کا جوہر علیؑ و اکبر

نظیر ہے اک تو ایک ناظر خبیر ہے اک تو ایک مخبر
علیؑ کا مظہر خدا و اکبر خدا کا مظہر علیؑ و اکبر

ہے ایک محمود ایک احمد ہے ایک حامد تو اِک محمد
علیؑ و اکبر خدا و اکبر خدا و اکبر علی و اکبر

O

حیدر سے اذن لا جو ہو داور کو دیکھنا
اظہر کی آنکھ لا جو ہو مظہر کو دیکھنا

تو مجھ سے مل کہ میں ہوں قلندرؒ کی پشت میں
لے مجھ کو دیکھ ہے جو قلندرؒ کو دیکھنا

پرواز وہ نہیں جو ہو اپنے ہی پر میں گُم
پرواز جو کرائے تم اُس پر کو دیکھنا

پہلے مرے سوال کا تو مجھ کو دے جواب
حسرت سے پھر سلونی کے منبر کو دیکھنا

میرا سوال یہ ہے خدا کیا ہے اے نویدؔ
مِل جائے یہ جواب پھر اِس در کو دیکھنا

O

لاالہٰ کا دل لاالہٰ کی جاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ
رازِ کُن فکاں ربِ دوجہاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ

عالمِ خبر عالمِ شہود عالمِ نظر عالمِ وجود
ہے کہیں نہاں ہے کہیں عیاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ

ہے کہیں زماں ہے کہیں مکاں ہے کہیں پنہ ہے کہیں اماں
حُسن ہے کہیں ہے کہیں بیاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ

بُو ہے یا کہ گل، گل ہے یا کہ بُو "تو" ہے یا کہ "میں" میں ہے یا کہ "تو"
نغمۂ بہار نوحۂ خزاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ

ہے قیامِ رب ہے رکوعِ دیں آپ ہی سجود آپ ہی جبیں
"تو" میں ہے نہاں "میں" سے ہے عیاں شہنشاہ علیؑ بادشاہ علیؑ

O

علیؑ کی حقیقت حقیقت خدا کی حقیقت حقیقت علیؑ کی
علیؑ کی علامت علامت خدا کی علامت علامت علیؑ کی

علیؑ کی ہے مرضی ہے مرضی خدا کی ہے مرضی ہے مرضی علی کی
علیؑ کی ولایت ولایت خد اکی خدا کی ولایت ولایت علیؑ کی

علیؑ کا ہے منشا ہے منشا خدا کا خدا کا ہے منشا ہے منشا علیؑ کا
علیؑ کی حکومت حکومت خدا کی حکومت حکومت علیؑ کی

علیؑ کا ہے لہجہ ہے لہجہ خدا کا خدا کا ہے لہجہ ہے لہجہ علیؑ کا
علیؑ کی طلاقت طلاقت خدا کی طلاقت طلاقت علیؑ کی

علیؑ کا ارادہ ارادہ خدا کا خدا کا ارادہ ارادہ علیؑ کا
علیؑ کی مشیت مشیت خدا کی مشیت مشیت علیؑ کی

علیؑ کا ہے چہرہ ہے چہرہ خدا کا ہے چہرہ ہے چہرہ علی کا
علیؑ کی سخاوت سخاوت خد اکی خدا کی سخاوت سخاوت علیؑ کی

علیؑ کا ہے رتبہ ہے رتبہ خدا کا ہے رتبہ ہے رتبہ علیؑ کا
علیؑ کی شہادت شہادت خدا کی خدا کی شہادت شہادت علیؑ کی

علیؑ جس کا مولا خدا اس کا مولا خدا جس کا مولا علی اس کا مولا
علیؑ کی عبادت عبادت خدا کی خدا کی عبادت عبادت علیؑ کی

O

یہ تیرا جلوہ اٹھے تو کیسے، اٹھے تو کیسے حجاب تیرا
کہ خود ہی تو ہے سوال تیرا کہ خود ہی تو ہے جواب تیرا

ہے تو ہی سالک ہے تو ہی مالک ہے تو ہی رازق ہے تو ہی خالق
بجا ہے یومِ الست تیرا بجا ہے یومِ حساب تیرا

جو تجھ پہ گزری احد پہ گزری جو تجھ پہ گزری صمد پہ گزری
ہے صبر تیرا جلال تیرا ہے قہر تیرا عذاب تیرا

مرا گریباں جو میری ''میں'' ہے نقاب تیرا جو تیری ''تو'' ہے
میں چاک کرلوں گریباں اپنا تو چاک کرلے نقاب تیرا

مرا جنوں وہ جنوں نہیں ہے رہے گریباں میں اپنے الجھا
مرا جنوں وہ جنوں ہے صاحب جو چاک کردے نقاب تیرا

پیو کہ کردی ہے میں نے سستی قلندرانہ جنوں کی مستی
کہ بھر دیا ہے پیالہ تیرا کہ کردیا ہے سحاب تیرا

o

اپنے اشہد سے جو مشہود بناتا ہے علیؑ ہوتا ہے
وہ جو الحاس کو الحان میں لاتا ہے علیؑ ہوتا ہے

جلوہ خود اپنا علیؑ جب بھی چھپاتا ہے خدا بنتا ہے
جلوہ خود اپنا خدا جب بھی دکھاتا ہے علیؑ ہوتا ہے

ولی لاہوت میں رہتا ہے تو سرمد میں خدا رہتا ہے
اور جو سرمد و لاہوت مِلاتا ہے علیؑ ہوتا ہے

وہ ولی ہوتا ہے کعبے کو جو اللہ کا گھر کہتا ہے
اور اللہ کے اُس گھر میں جو آتا ہے علیؑ ہوتا ہے

تم نہ سمجھے ہو نہ سمجھو گے کبھی غیب کے سجدہ ریزو
اپنے سجدے سے جو اللہ بناتا ہے علیؑ ہوتا ہے

O

جو مست کرکے الستی سے سرفراز کرے
وہ بے نیاز جسے چاہے بے نیاز کرے

مری نگاہ میں بس وہ ہے صاحبِ توحید
کہ جو خدا و علیؑ میں نہ امتیاز کرے

علی وہ ہے کہ جو کرکے نگاہ و دل یکجا
نگہ کو پاک کرے قلب کو گداز کرے

فقیر و سالک و درویش و رند و مست و ملنگ
وہ کارساز جسے چاہے کار ساز کرے

غلام کرکے غلامی سے کردیا آزاد
نویدؔ اُس کی غلامی پہ کیوں نہ ناز کرے

O

خدا ہے یا کہ عبادت ہے یا کہ بندہ ہے
یہ راز کُھل نہیں سکتا کبھی علیؑ کیا ہے

کُھلے قیام و رکوع و سجود سے پہلے
علیؑ سلام ہے تسبیح ہے کہ سجدہ ہے

جو ہو خدا میں نہ پنہاں تو پھر علیؑ ہے کیا
جو ہو علیؑ سے نہ ظاہر تو پھر خدا کیا ہے

خدا کو ڈھونڈنے والے علیؑ مِلا کہ نہیں
نہیں مِلا تو پتا کر ترا پتا کیا ہے

علیؑ خدا میں نہاں ہے خدا علیؑ سے عیاں
یہی ''وجود'' یہی ''لا'' ہے ورنہ پھر ''کیا'' ہے

خدا کو کرتا ہوں سجدہ بس اس لیے میں نویدؔ
خدا جو آلِ نبیؐ پر درود بھیجتا ہے

O

اَمر کو کُن تو مشیت کو ارادہ کر دے
ہو "نہیں" جو "نہیں" "ہے" اُس میں سے پیدا کر دے

ہے علیؑ کو نہ رکوع اور نہ سجدے کی طلب
وہ جسے چاہے اُسے لائقِ سجدہ کر دے

ہے علیؑ کی یہ کریمی کہ خدا کی صورت
جو بھی تنہا نظر آئے اُسے یکتا کر دے

بے نیازانہ علیؑ کو نہیں کچھ اِس سے غرض
کوئی اللہ بنا دے کوئی بندہ کر دے

اُس کی مرضی کبھی سجدہ کبھی کاسہ دے کر
کسے اللہ بنا دے کسے بندہ کر دے

O

پرے ہے وہ گمان سے یقیں سے وہ بلند ہے
علیؑ ہے ''ہے'' سے ماورا ''نہیں'' سے وہ بلند ہے

مرا علیؑ وہ مرد ہے کہ ''میں'' بھی جس سے گرد ہے
جہاں ہے ''تو'' کا اختتام وہیں سے وہ بلند ہے

یہ ہے وجود کی صدا یہ ہے سجود کی صدا
وہ سجدے سے بلند ہے جبیں سے وہ بلند ہے

میں کون کون میری ''میں'' مَیں کون کون میری ''تو''
کہ آں سے وہ بلند ہے کہ ایں سے وہ بلند ہے

وہ لا وجود و لا مکاں نہ ہے نہاں نہ ہے عیاں
زماں سے وہ بلند ہے زمیں سے وہ بلند ہے

O

علیؑ سے پہلے علیؑ ہے علیؑ کے بعد علیؑ
خودی سے پہلے علیؑ بے خودی کے بعد علیؑ

اسی کے پیچ ہے سر چشمۂ خدا و خودی
خرد سے پہلے علیؑ آگہی کے بعد علیؑ

یہی تو ہے سببِ لا الہٰ الا اللّٰہ
خفی سے پہلے علیؑ ہے جلی کے بعد علیؑ

بقا و نیست و موت و حیات و ہست و وجود
ہے کُن سے پہلے علیؑ زندگی کے بعد علیؑ

ولی خدا کو جو کہیے تو کہیے صاف نویدؔ
ولی سے پہلے علیؑ ہے ولی کے بعد علیؑ

O

یہ غیب جس کا ہے سجدہ ہے وہ حضور علیؑ
کرے خدا کو جو ظاہر ہے وہ ظہور علیؑ

الٰہیت کو جو ظاہر کرے ولایت سے
شہود جس کا ہے ''لا'' وہ وجودِ نور علیؑ

نظیر و ناظر و آئینہ و نگاہ و وجود
خود اپنا جلوہ علیؑ ہے خود اپنا طُور علیؑ

جو پہلے عقل کو پیدا کرے پھر اس کے بعد
شعورِ عقل کو جو دے ہے وہ شعور علیؑ

قریب اتنا کہ شہ رگ سے ہے قریب نوید
ہے دور اتنا کہ ہے دُور سے بھی دُور علیؑ

O

خودی نے جانیے کس بے خودی کو سجدہ کیا
خدا کو سجدہ کیا یا علیؑ کو سجدہ کیا

خدا کے اِسم علیؑ کو کرے جو سجدہ علیؑ
تو پھر کہو کہ علیؑ نے علیؑ کو سجدہ کیا

کسے خبر کہ شہود اصل میں وجود ہی ہے
کسے خبر کہ ولی نے ولی کو سجدہ کیا

مری خودی کو ملا تب کہیں خدا کا مقام
علیؑ کے بندوں کی جب بندگی کو سجدہ کیا

ہُوا نہ عشق، نہ ہم نے کیا مگر ہم نے
جنہوں نے عشق کیا ہے اُنہی کو سجدہ کیا

خفی نے سجدہ کیا غیب میں جلی کو نوید
حضور میں جو جلی نے خفی کو سجدہ کیا

O

ہے مرا دل علیؑ علیؑ ہے مری جاں علیؑ علیؑ
میرا دہن علیؑ علیؑ میری زباں علیؑ علیؑ

آپ ہی اپنی ابتدا آپ ہی اپنی انتہا
یعنی نہاں علیؑ علیؑ یعنی عیاں علیؑ علیؑ

ظاہر و باطن و ظہور غیب و غیابت و حضور
یعنی وہاں خدا خدا یعنی جہاں علیؑ علیؑ

جلوت و خلوتِ نہاں خلوت و جلوتِ عیاں
میرا سخن علیؑ علیؑ میرا بیاں علیؑ علیؑ

کیسا کہاں کوئی ستم کیسا کہاں کا کوئی غم
میری پنہ علیؑ علیؑ میری اماں علیؑ علیؑ

O

علیؑ علیؑ تھا علی علیؑ ہے کہیں سے پہلے کہاں سے پہلے
یہاں سے پہلے وہاں سے پہلے جہاں سے پہلے تہاں سے پہلے

شہود اس سے وجود اس سے نمود اس سے ورود اس سے
زمیں سے پہلے زماں سے پہلے مکیں سے پہلے مکاں سے پہلے

وہی ہے جلوہ وہی ہے سجدہ وہی ہے کعبہ وہی ہے قبلہ
جبیں سے پہلے نشاں سے پہلے یقیں سے پہلے گماں سے پہلے

وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر وہی ہے اوّل وہی ہے آخر
ازل سے پہلے ابد سے پہلے عیاں سے پہلے نہاں سے پہلے

خبیر ہے وہ بصیر ہے وہ نذیر ہے وہ ظہیر ہے وہ
سخن سے پہلے دہن سے پہلے زباں سے پہلے بیاں سے پہلے

O

کہو یہ بھی مت وہ خدا نہیں کہو یہ بھی مت کہ خدا ہے وہ
کہو یہ بھی مت کہ بہم ہے وہ کہو یہ بھی مت کہ جُدا ہے وہ

نہ میں ھا رہا نہ میں ھُو رہا نہ میں ''میں'' رہا نہ میں ''تو'' رہا
میں یہ سوچتا تھا کہ کیا ہے وہ میں یہ کھوجتا تھا کہ کیا ہے وہ

میں ''نہیں'' رہا نہ میں ''ہے'' رہا نہ میں لا رہا نہ میں شے رہا
کہاں آ گیا اُسے ڈھونڈتا کہ جو لا نہیں ہے تو کیا ہے وہ

نہ عیاں رہا نہ نہاں رہا نہ زماں رہا نہ مکاں رہا
جو چھپا تو کہاں پہ چھپا ہے وہ جو بسا تو کہاں پہ بسا ہے وہ

نہ ہی حد ہے وہ نہ عدد ہے وہ نہ ازل ہے وہ نہ ابد ہے وہ
نہ ہی ''ہے'' ہے وہ نہ ہی ''تھا'' ہے وہ نہ ہی ''گا'' ہے وہ نہ ہی ''لا'' ہے وہ

O

جو کہوں حقیقتِ وہم تو نہ گماں کہو نہ یقیں کہو
یہ علیؑ کی ذات کا باب ہے نہ تو ''ہے'' کہو نہ ''نہیں'' کہو

کہ وہ ماورائے مقام ہے کہ وہ ماورائے قیام ہے
نہ یہاں کہو نہ وہاں کہو نہ کہاں کہو نہ کہیں کہو

نہ قیام وہ نہ قعود وہ نہ رکوع وہ نہ سجود وہ
ہے وہ عرش و فرش سے ماورا نہ فلک کہو نہ زمیں کہو

نہ تو کیا ہے وہ نہ تو کیوں ہے وہ نہ تو یوں ہے وہ نہ تو ووں ہے وہ
نہ زماں کہو نہ مکاں کہو نہ تو آں کہو نہ تو ایں کہو

نہ سما سکی اُسے ''ہے'' کی حد نہ شمار میں لا سکے عدد
نہ تو شے کہو نہ تو لا کہو نہ مکاں کہو نہ مکیں کہو

O

نہ خدا ہے وہ نہ خدا نہیں علیؑ حق ہے بس اُسے حق کہو
نہیں اُس کا کوئی سرا نہیں علیؑ حق ہے بس اسے حق کہو

نہ پَرا ہے وہ نہ ورا ہے وہ نہ بہم ہے وہ نہ جدا ہے وہ
بجز اس کے کچھ بھی کھلا نہیں علیؑ حق ہے بس اسے حق کہو

وہ "نہیں" میں ہے نہ وہ "ہے" میں ہے نہ وہ "لا" میں ہے نہ وہ شے میں ہے
وہ ہُوا نہیں وہ بنا نہیں علیؑ حق ہے بس اُسے حق کہو

نہ کسی کو تھا نہ کسی کو ہے کہ پتا علیؑ کا علیؑ کو ہے
نہیں سوچنے کی یہ جا نہیں علی حق ہے بس اُسے حق کہو

یہی عمر بھر کی گدائی ہے یہی عمر بھر کی کمائی ہے
مری کوئی اور صدا نہیں علیؑ حق ہے بس اُسے حق کہو

O

نہ گماں لگے نہ یقیں لگے کبھی آں لگے کبھی ایں لگے
میں ''نہیں'' کہوں تو وہ ''ہے'' لگے جو میں ''ہے'' کہوں تو ''نہیں'' لگے

تری عقل کیا یہ سوال کیا ہے خدا علیؑ کہ علیؑ خدا
تُو اگر مگر سے نکل ذرا ترے ہاتھ عشقِ یقیں لگے

نہ تُو شرک کر نہ تُو کفر کر نہ وہ ''ہے'' خدا نہ ''نہیں'' خدا
وہ یقین کر جو گماں لگے وہ گمان کر جو یقیں لگے

جو وہ ''ہے'' ہے اپنے وجود میں تو ''نہیں'' ہے اپنے شہود میں
وہ کبھی بہ فرشِ زمیں لگے تو کبھی بہ عرشِ بریں لگے

ابھی ہے یہاں ابھی ہے وہاں ابھی ہے مکاں ابھی لا مکاں
وہ کبھی کبھی تو یہیں لگے تو کبھی کبھی وہ کہیں لگے

جو نظر اُٹھے کسی چاہ میں رہے تُو ہی میری نگاہ میں
جو کبھی کہیں مرا سر جُھکے ترے در سے جا کے جبیں لگے

O

یا علیؑ غیر کا شرمندۂ احساں ہونا
اس سے بہتر مِری مشکل کا نہ آساں ہونا

ہو کوئی عرش نشیں ہو تو کہے اُس سے فقیر
میرا ساماں ہے مرا بے سر و ساماں ہونا

میں کہاں اور کہاں تابِ حجاباتِ علیؑ
ہے میری دید سے آگے مِرا حیراں ہونا

اُس سے پوچھے تو کوئی درد کی مِنّت کا ریاض
جس کو منظور نہیں درد کا درماں ہونا

عالمِ سرمد و لاہوت تھا جب ایک قدم
اک قدم دشتِ تمنا کا تھا امکاں ہونا

تو اگر خود نہ کراتا مجھے معراجِ شہود
میری ہستی پہ نہ کھلتا ترا یزداں ہونا

اور کوئی نہ تھا مجھ مرد کو کرتا جو اسیر
اُس کو لازم تھا کمندِ شہہِ مرداں ہونا

معرفت تیری جو واجب بھی ہو ناممکن بھی
کس کو دعویٰ ہے یہاں صاحبِ عرفاں ہونا

میرا ممدوح کہاں اور کہاں حمد نویؔد
اُس کے شایاں نہیں ہر حرف کا دیواں ہونا

O

لا سے تا بہ الہٰ رونما آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
آپ ہیں ابتدا انتہا آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

میں اسیرِ بقا میں اسیرِ فنا میری ہستی ہی کیا میری مستی ہی کیا
ماورائے بقا ماورائے فنا آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

جس سے روشن ہیں یہ سرمد و لامکاں لازماں کن فکاں یہ جہاں وہ جہاں
گنجِ توحید کا وہ دیا آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

کیا فقیری مری کیا گدائی مری کیا رسائی مری کیا خدائی مری
آپ کاسہ ہیں میری صدا آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

میری تحریر کیا میری تقریر کیا میری تعبیر کیا میری تفسیر کیا
جو لکھا جو کہا جو سنا آپ ہیں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

O

کسی بھی ''میں'' کسی ''تو'' سے نہ ہوسکا ممکن
پتا علیؑ کا غلو سے نہ ہوسکا ممکن

کہاں علیؑ کی چھلک اور کہاں یہ پیمانہ
یہ مے سمالے سبو سے نہ ہو سکا ممکن

کھلا یہ کس پہ علیؑ کون ہے علیؑ کیا ہے
ابھو سے کیا ہو کبھو سے نہ ہوسکا ممکن

تو خود نقاب اُلٹ دے تو ہے کرم تیرا
اُٹھا دے پردہ یہ ھُو سے نہ ہوسکا ممکن

یہ چاکِ سینہ علیؑ کی تلاش کا ہے نوید
یہ چاک سی دے رفو سے نہ ہوسکا ممکن

O

ہماری انگشتِ بندگی میں علیؑ کے موتی جڑے ہوئے ہیں
ہمارے پیروں تلے ازل کے ابد خزانے گڑے ہوئے ہیں

اُنھیں یہ ضد ہے خدا سے مانگو ہمیں یہ دُھن ہے علی سے لیں گے
وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں ہم اپنے حق پر کھڑے ہوئے ہیں

جو کفر و شرک و منافقت کو بہم کرو تو بنے مقصّر
یہ تین تالے ہیں اُس کے دل پر جو بن کے لعنت پڑے ہوئے ہیں

اگر مُیسر ہو چشمِ بینا تو آسمانوں کی سمت دیکھو
جہاں جہاں اُن کا نقشِ پا ہے وہاں ستارے جڑے ہوئے ہیں

نویدؔ ہم تو یہ جان پائے علیؑ نہیں جو سمجھ میں آئے
بس اُن کو حیرت سے تک رہے ہیں بنے جو عارف کھڑے ہوئے ہیں

o

مستور جس میں ''تو'' ہے وہ پردہ علیؑ کا ہے
''تو'' جس سے ''میں'' بنا ہے وہ سجدہ علیؑ کا ہے

اِن میں ہے اک شہود تو اِن میں ہے اک وجود
ملنا خدا کا اصل میں ملنا علیؑ کا ہے

منزل ہے اِن میں ایک تو جادہ ہے اِن میں ایک
رستا خدا کا اصل میں رستا علیؑ کا ہے

اک آئنہ ہے اِن میں تو چہرہ ہے اِن میں ایک
ہونا خدا کا اصل میں ہونا علیؑ کا ہے

کعبہ ہے اِن میں ایک تو قبلہ ہے اِن میں ایک
سجدہ خدا کا اصل میں سجدہ علیؑ کا ہے

اِن میں ہے اک مقام تو اِن میں ہے اک قیام
جلوہ خدا کا اصل میں جلوہ علیؑ کا ہے

O

علیؑ خدا کا دیا ہے علیؑ خودی کا چراغ
علیؑ کی ذات میں روشن ہے آگہی کا چراغ

علیؑ نہ ہوں تو اندھیرا ہے بزمِ امکاں میں
انہی کے نور سے روشن ہے زندگی کا چراغ

انہی کے دم سے تو روشن ہے عالمِ لاہوت
انہی کے دم سے جلا طاقِ سرمدی کا چراغ

یہی تو امرِ خدا ہیں یہی مشیتِ رب
انہی کے امر سے روشن ہے روشنی کا چراغ

انہی کی شکل میں میں نے خدا کو پایا ہے
جلا انہی کے کرم سے مری خودی کا چراغ

O

ہے صدا علیؑ کی پسِ صدا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں
تو قریب آ کہ تو دور جا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں

یہ کہا ہے کس نے بعید ہوں میں قریبِ حبلِ ورید ہوں
میں نہیں ہوں تجھ سے کہیں جُدا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں

میں کہاں ہوں اور کہاں ہے تو میں ہوں تجھ میں مجھ میں نہاں ہے تو
کبھی ڈھونڈنے کو نکل ذرا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں

تو اگر نہ کر تو مگر نہ کر تجھے ہو خبر کہ نہ ہو خبر
تو یقین کر ترے ساتھ تھا تو یقین کر ترے ساتھ ہوں

ہو تو عرش پر کہ تو فرش پر کہ ہو کہکشاں تری رہگزر
تو کہیں بھی جا تو کہیں سے آ تو یقین کر ترے ساتھ ہوں

O

میری طرح خدا بھی سوالی علیؑ کا ہے
واللہ جو ولی ہے موالی علیؑ کا ہے

بخشا جسے وجود علیؑ کے خیال نے
عالم وہ انتہائے مثالی علیؑ کا ہے

جو سلسلے سے اسم میں اپنے جلیل ہے
وہ صاحبِ جلال جلالی علیؑ کا ہے

اللہ جو ازل سے یحب الجمال ہے
اِس کا سبب یہ ہے وہ جمالی علیؑ کا ہے

یہ سلسلہ چلا ہے قلندرؒ سے اے نویدؔ
جو بھی قلندریؒ ہے دھمالی علیؑ کا ہے

O

کونین میں جو کچھ ہے وہ حیدر کے لیے ہے
حیدر وہ خزانہ ہے جو قنبر کے لیے ہے

پیچ اس کے اُٹھے اور گرے تاجِ سلاطیں
اللہ رے عمامہ جو ترے سر کے لیے ہے

دیکھے جو تجھے تجھ میں وہ اللہ کو دیکھے
یہ آئینہ پیدائیِ جوہر کے لیے ہے

تو جب ہوا آغاز حدِ دید ہوئی ختم
ہائے وہ بصارت جو مقرّر کے لیے ہے

کوثر نہ بجھا پائے گا وہ تشنگیِ عشق
جو چشم بہ لب ساقیِ کوثر کے لیے ہے

O

وہی جو ذہنِ بشر میں اب تک سوال سا ہے وہی علیؑ ہے
جو عقل و علم و شعور و حکمت کا ناخدا ہے وہی علیؑ ہے

ہر اک صفت ہے خدا کی جس میں ہے روح کل انبیاء کی جس میں
خدا کا چہرہ ہے مصطفیٰ کا جو آئنہ ہے وہی علیؑ ہے

وہی ہے منزل وہی ہے جادہ وہی مشیت وہی ارادہ
ہر اک سفر کی جو ابتدا ہے جو انتہا ہے وہی علیؑ ہے

ہے نور اُسی سے ظہور اُسی سے غیاب اُسی سے حضور اُسی سے
جو شب سے دن اور دن سے شب کو نکالتا ہے وہی علیؑ ہے

سلیقۂ بندگی سکھایا خدا کو جس نے خدا بنایا
جبینِ سجدہ کو میری جس نے خدا دیا ہے وہی علیؑ ہے

وہ چاہے مردہ کو زندہ کردے وہ چاہے زندہ کو مردہ کردے
جو روح جسموں میں جان قالب میں ڈالتا ہے وہی علیؑ ہے

ہے کیا جو اُس پر عیاں نہیں ہے کہ اُس سے کچھ بھی نہاں نہیں ہے
جو دل میں رہتا ہے دل کی حالت کو جانتا ہے وہی علیؑ ہے

O

ہے میری حمد محمدؐ مری ثنا ہے علیؑ
محمدؐ آئنہ میرا ہے اور جِلا ہے علیؑ

اِسی سبب ہوں سمیع اور اِسی سبب ہوں بصیر
جو سُن رہا ہے محمدؐ جو دیکھتا ہے علیؑ

وہ کنزِ مخفی ہوں میں صورتِ جلی جس میں
چھپا ہوا ہے محمدؐ چھپا ہوا ہے علیؑ

وہ جبرئیل ہے مصحف ہے وحی ہے میں ہوں
جو بولتا ہے محمدؐ جو کہہ رہا ہے علیؑ

یہ پوچھتا ہے اگر تُو مری رضا کیا ہے
مری رضا ہے محمدؐ مری رضا ہے علیؑ

نویؔد مجھ سے اگر پوچھتا ہے کون ہوں میں
تو پوچھ کیا ہے محمدؐ تو پوچھ کیا ہے علیؑ

o

ترا ظہور سراپا علیؑ ولی کا ہے
یہ حمد ہے کہ قصیدہ علیؑ ولی کا ہے

بہ شکلِ وحی خدا لب کشا ہوا جس سے
وہ لب، وہ نطق، وہ لہجہ علیؑ ولی کا ہے

چمک رہا ہے جو عصمت کی چودھویں کا ہے چاند
جو اِس کے گرد ہے ہالہ علیؑ ولی کا ہے

ہو مندر و حرم و دیر و خانقاہ و کلس
یہاں تو جو بھی ہے رستا علیؑ ولی کا ہے

کہاں تلک ہے اجالا نہیں ہے علم مگر
جہاں تلک ہے اجالا علیؑ ولی کا ہے

ہے ہر طرف یہ صدا کُلُّ و من علیہَ فان
مگر وہ چہرہ جو چہرہ علیؑ ولی کا ہے

خدا کی مرضی خریدی ہے کس نے مجھ سے یہ پوچھ
نہ پوچھ مجھ سے کہ کیا کیا علیؑ ولی کا ہے

جوازِ سجدۂ قبلۂ رُخاں یہی ہے نوید
علیؑ ولی کا ہے کعبہ علیؑ ولی کا ہے

O

میں جب لکھوں یہی لکھوں مولائے کائنات
تجھ سا جو دُوسرا ہو تو لے آئے کائنات

تجھ سا جو دُوسرا نہ کہیں پائے کائنات
تیرا ہی سجدہ کیوں نہ بجا لائے کائنات

کیا فقر ہے کہ نانِ جویں توڑتے ہوئے
لرزے جو اُس کا ہاتھ لرز جائے کائنات

چہرے کی اُس کے تاب کسے ہو سوائے خود
وہ جس کو آئینہ سی نظر آئے کائنات

وسعت سے اُس نفس کی دہلتا ہے آدمی
ذرّے میں جو سمیٹ کے لے آئے کائنات

تلوار کی طرح ہے اُسے وقت پر گرفت
پلٹائے مہر کو جہاں ٹھہرائے کائنات

پانی تو کیا ہے خاک پہ گردش کرے گلاب
دیکھے اگر اُسے جو ہے زیبائے کائنات

دنیا جسے پیالۂ سگ خوردہ ہو نویؔد
مٹھی میں بند کر کے وہ لے جائے کائنات

O

کیا غلط ہے جو کہوں میں کہ خدا تجھ سے ہے
اے علیؑ تو نے خدا جس کو کہا تجھ سے ہے

تو نے اللہ کہا اُس کو تو اللہ بنا
تو خدا سے ہے بتا یا کہ خدا تجھ سے ہے

وہ خزانہ جو چھپا تھا ہوا ظاہر تجھ سے
جو خدا کا تھا خلا پُر وہ ہوا تجھ سے ہے

ذات پر جتنے صفت کے ہیں اُٹھا دے وہ حجاب
بس یہی سارے ملنگوں کی دُعا تجھ سے ہے

سب علیؑ سے ہے کہا اور علیؑ ہے مجھ سے
میں نے پوچھا تھا یہ اللہ سے کیا تجھ سے ہے

جب نہیں بھی نہیں تھا اس سے بھی پہلے تو تھا
یعنی ہر اوّلِ اوّل کی بِنا تجھ سے ہے

تو نے بتلایا کہ تو کون ہے اور وہ کیا ہے
تجھ کو سجدہ کہ خدا مجھ کو ملا تجھ سے ہے

O

مَیں دھوپ میں ہوں میرے مولاؐ مجھے سائے میں آ کر لے جائیں
طاغوت نے مجھ کو گھیر لیا مجھے آپ بچا کر لے جائیں

مرے چاروں طرف ہے پھیلا ہوا یہ ہونے نہ ہونے کا جنگل
میں رستا بھول چکا مولاؐ مجھے اب تو بُلا کر لے جائیں

مِری روح نے کیا وعدہ تھا کیا آنے سے پہلے دنیا میں
میں اپنا پچھلا بھول گیا مجھے یاد دلا کر لے جائیں

آپ اپنی سُدھ کو پانے میں آپ اپنی سُدھ مَیں بھول گیا
اب خود میں اپنا آپ نہیں مجھے اپنا بنا کر لے جائیں

آیا ہوں کہاں سے کہاں ہوں میں جانا ہے کہاں مجھ کو مولاؐ
میں کون ہوں کیا ہوں کیسا ہوں آئینہ دکھا کر لے جائیں

میں آپ اپنی تاریکی تھا گم ہو گیا اِس تاریکی میں
میں آپ اپنی لَو بھول گیا مجھے دیا بنا کر لے جائیں

جتنا میں سلجھتا جاتا ہوں اُتنا میں الجھتا جاتا ہوں
مری بات نہیں بنتی مجھ سے مری بات بنا کر لے جائیں

نفرت سی ہوگئی ہے خود سے خود کو پہچان کے عاجز ہوں
میں اپنے آپ کو جان چکا مجھے اب تو آ کر لے جائیں

دائیں بائیں آگے پیچھے آڑے ترچھے الٹے سیدھے
میں آپ کی بھیڑ ہوں اے موؐلا مجھے آپ ہنکا کر لے جائیں

ہیں صاحبِ امر مرے موؐلا مجھ مُردہ کو زندہ کردیں
میں مرگیا ہوں اپنے اندر مُردے کو جِلا کر لے جائیں

سانسوں کے اکھڑنے سے پہلے سینے کے اُدھڑنے سے پہلے
آپ اپنے نویؔد کو اے موؐلا سینے سے لگا کر لے جائیں

O

جس چہرے میں اللہ کی صورت نظر آئی
کثرت سے اُسی میں مجھے وحدت نظر آئی

کیا اسمِ علیؑ آئینۂ وصفِ خدا ہے
بس اوّل و آخر مجھے حیرت نظر آئی

کیونکر نہ کہوں ذات کو بدلا ہے صفت کا
مرضی تو مجھے نفس کی قیمت نظر آئی

سمٹا جو یہ نقطہ تو نظر آیا تہہِ با
پھیلا جو یہ نقطہ تو مشیت نظر آئی

سجدہ جو علیؑ کو کیا اللہ کو پہنچا
ازروئے وسیلہ یہی صورت نظر آئی

اُس کے ہی سبب لائے ہیں ہم غیب پر ایمان
اُسکی ہی حضوری میں وہ غیبت نظر آئی

اک رُخ سے وہی ذات ہے اک رُخ سے صفت ہے
اللہ و علیؑ بیچ یہ نسبت نظر آئی

کرتی ہے نویؔد آ کے بلندی جسے سجدہ
بس اسمِ علیؑ میں وہ فضیلت نظر آئی

O

گر رخِ مرتضیٰؑ کو دیکھ لیا
تم نے سمجھو خدا کو دیکھ لیا

سر پہ نعلینِ مرتضیٰؑ رکھ لی
سدرۃ المنتہٰی کو دیکھ لیا

تیرے لہجے میں اے لسان اللہ
بات کرتے خدا کو دیکھ لیا

ہر نہ معلوم کا جو ہے معلوم
تیرے اُس نقشِ پا کو دیکھ لیا

عشق میں تیرے ڈوب کر ہم نے
عشق کی انتہاء کو دیکھ لیا

نعمتِ مرتضیٰؑ ترے صدقے
بعثتِ انبیاء کو دیکھ لیا

آیتِ مرتضیٰؑ کی صورت میں
حجّتِ بالغہ کو دیکھ لیا

تو خدا کا ہے جلوۂ ممکن
تجھ کو دیکھا خدا کو دیکھ لیا

تیرے سجدے میں صالحیں کی صلوٰۃ
بندگی کی ادا کو دیکھ لیا

دے رہا ہے علیؑ علیؑ کی صدا
درد نے کیا دوا کو دیکھ لیا

مدح کرکے علیؑ کی تم نے نویدؔ
نَے میں ڈھلتے نوا کو دیکھ لیا

O

اپنے لیے خدا نے تراشا علیؑ کا نام
ظاہر کیا جو خود کو تو پایا علیؑ کا نام

وہ جو چھپا ہوا تھا خزانہ اَلست میں
کُن اس نے کہنا چاہا تو نکلا علیؑ کا نام

سمٹا علیؑ کا نام تو اللہ بن گیا
اسماء ہوئے ظہور جو پھیلا علیؑ کا نام

شکلِ اذاں میں میری سماعت نے سب سے قبل
یا تو سنی تھی نادِ علیؑ یا علیؑ کا نام

ہے میری ماں گواہ مری لب کشائی کی
بولا تو سب سے پہلے لیا تھا علیؑ کا نام

جب بھی نویدِ ہست کا گہرا ہوا سکوت
دھڑکن نے میرے دل کی سنایا علیؑ کا نام

O

وجود کا اُسے اپنے سِرا نہیں ملتا
جسے علیؑ نہیں ملتے خدا نہیں مِلتا

حجابِ ذات صفت نے ہی رکھ لیا ورنہ
خلا میں اور تو کچھ جُز خلا نہیں ملتا

صفت جو خلق نہ کرتی علیؑ کی شکل میں ذات
خدا کو اپنے لیے آئینہ نہیں ملتا

خودی و کوثر و سدرہ و عرش و لوح و قلم
علیؑ کے در سے جو مانگو تو کیا نہیں ملتا

میں اُس کو اصل کہوں یا میں اُس کو مَثل کہوں
علیؑ سا کوئی علیؑ کے سوا نہیں ملتا

مَلا سے ہی تو مِلا عقل کو خلا کا پتا
وجود گر نہیں ہوتا تو لا نہیں ملتا

وہ خود ہی چاہے تو دے کر صدا بلا لے نویدؔ
ہزار دیتا رہوں میں صدا نہیں ملتا

O

میں ہر اک ابتداء کی انتہاء مولا سے لیتا ہوں
ثنا کرتا ہوں توفیقِ ثنا مولاؑ سے لیتا ہوں

لطافت اک صلہ ہے اعتراف اپنی کثافت کا
میں چہرہ دیکھنے کو آئینہ مولاؑ سے لیتا ہوں

نہ سمجھیں گے قیامت تک قیامت توڑنے والے
میں اپنے صبر کرنے کا صلہ مولاؑ سے لیتا ہوں

مریضِ کبر ہوں اپنے مرض کے دور کرنے کو
میں عجز و انکساری کی دوا مولاؑ سے لیتا ہوں

جو تسلیم و رضا کی راہ میں مجھ پر گزرتی ہے
اسے سہنے کا سارا حوصلہ مولاؑ سے لیتا رہوں

نویؔد اِس مدح گوئی کا صلہ پاتا ہوں دو طرفہ
جدا زہراؑ سے لیتا ہوں جدا مولاؑ سے لیتا ہوں

O

جو خدا کی طرح لگے خدا کوئی اور ہو تو بتا مجھے
نہ پہنچ سکے جسے انتہاء کوئی اور ہو تو بتا مجھے

جو خدا کو خود کو ہو دیکھنا اسے چاہیے کوئی آئینہ
بجز اک علیؑ کے وہ آئینہ کوئی اور ہو تو بتا مجھے

جسے اپنے جیسا ولی کہا جسے خود خدا نے علیؑ کہا
جو خدا کے قد میں سما گیا کوئی اور ہو تو بتا مجھے

کہ کوئی اسے نہ کہے خدا تہہِ تیغ سجدے میں دے کے جاں
وہ خدا کو جس نے خدا کیا کوئی اور ہو تو بتا مجھے

کہ قیام ہو جسے چاہنا، کہ رکوع ہو جسے سوچنا
کہ سجود ہو جسے دیکھنا کوئی اور ہو تو بتا مجھے

O

کاسۂ خودی مولا سکۂ خدا مولاؑ
میرے پاس سب کچھ ہے آپ کا دیا مولاؑ

ذات کے حجابوں میں اور صفت کے پردوں میں
یہ مِلا ہے تُو مجھ کو یا ملا خدا مولاؑ

تُو اگر کبھی وہ ہے وہ اگر کبھی تُو ہے
کب کہوں علیؑ تجھ کو کب کہوں خدا مولاؑ

جب ہیں لازم و ملزوم ، جب ہیں معلم و معلوم
تو خدا کا چہرہ ہے یا ہے آئنہ مولاؑ

بے نیازِ صوت و لب، بے نیازِ گوش و تب
تو نے جو کہا مولاؑ میں نے جو سنا مولاؑ

تا بہ واجب و ممکن، تا بہ ظاہر و باطن
دل کی بزمِ امکاں کا ہے تو ہی دیا مولاؑ

کیا "نہیں" کہاں کی "ہے" کیسا "لا" کہاں کی "شے"
ھَا ہے ابتداء مولاؑ ھُو ہے انتہاء مولاؑ

تُو میں گم ہوا ایسا ھُو میں گم ہوا ایسا
مست ہو گیا مولاؑ مست ہو گیا مولاؑ

نقطۂ تہہِ با تک قل سے لے کے اقراء تک
القلم سے لکھا ہے لوح سے پڑھا مولاؑ

ہے نویؔد کو درکار فقر آپ سے سرکار
جس کی آنکھ کاسہ ہے اشک ہیں صدا مولاؑ

O

مجرعی جو خدا سے ملتا ہے
پہلے وہ مرتضیٰؑ سے ملتا ہے

ڈھونڈنے والے، مرتضیٰ کا سراغ
سدرۃ المنتہیٰ سے ملتا ہے

اتنا آساں نہیں ہے اپنا پتا
عشقِ مشکل کشاء سے ملتا ہے

عشقِ حیدرؑ کی ابتداء کا سِرا
علم کی انتہاء سے ملتا ہے

اے مسافر ہے کیا بقا معلوم
یہ بھی رستا فنا سے ملتا ہے

خود بہ خود بن کے ہر سوال جواب
گُل کے عقدہ کشاء سے ملتا ہے

نذرِ اللہ اور نیازِ حسینؑ
فقر بس اِس صدا سے ملتا ہے

بس اُسی میں ہے مست ان کا فقیر
جو بھی اُن کی رضا سے ملتا ہے

حوصلہ مدحِ مرتضیٰؑ کا نویؔد
نیتِ بے ریاء سے ملتا ہے

o

دیکھنا ہے گر عرش کا منظر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر
تجھ کو عطا ہوجائیں گے پر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

تُو اپنے اندر ہے خزانہ یاعلیؑ کہہ اور ظاہر ہوجا
اسمِ علیؑ ہے کُن کا مظہر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

کُن کا کرشمہ ہاتھ آئے گا تو جو کہے گا ہوجائے گا
کچھ مت کر ہر لمحہ برابر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

غیب ہے جو وہ حاضر ہوگا باطن تجھ پر ظاہر ہوگا
تجھ میں چھپا ہے عالمِ اکبر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

اپنا پتا تو رب کا پتا ہے رب کا پتا تو سب کا پتا ہے
تیری خبر ہے تیرے اندر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

تجھ کو ملے گی اپنی دنیا اپنی صدا اور اپنا کاسہ
اپنی سبیل اور اپنا لنگر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

تجھ کو ملے گی اپنی ہستی اپنا نشہ اور اپنی مستی
اپنی مئے اور اپنا ساغر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

کُن کی بھی گردش نہ تھمے گی پاؤں کی بھی جنبش نہ تھمے گی
دل کے دھڑکنے کی دَم دَم پر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

ہچکی کے آنے سے بھی پہلے نبض کے رُک جانے سے بھی پہلے
آتی جاتی سانس کی لَے پر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

ورد کر اپنے رب کا ہر دم بھلا کرے وہ سب کا ہر دم
من کا ہے اَنتر مَن کا ہے منتر یاعلیؑ ورد وظیفہ کر

O

تو خدا و خودی کا ہے سرِّ نہاں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
دم بہ دم ہے تِرَا اسم وردِ زباں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

ممکن و واجب و باطن و ظاہر و حجت و آیت و غائب و حاضر و
جلوۂ اوّل و آخر و درمیاں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

کیا احد کیا صمد کیا عدد کیا مدد کیا ابد کیا سند کیا خرد کیا بَلَد
کیا زماں کیا مکاں کیا نہاں کیا عیاں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

کیا نظر کیا خبر کیا سفر کیا اثر کیا اِدھر کیا اُدھر کیا جدھر کیا کدھر
کیا یہاں کیا وہاں کیا جہاں کیا تہاں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

کثرتِ ذکر ہے صالحین کی صلوٰۃ اور یہی نیت و حج وصوم و زکوٰۃ
ہے قیام و رکوع و سجود و اذاں یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

ہم فقیروں کی ہے بس ریاضت یہی جاگتے سوتے ہے بس عبادت یہی
دل کی دھڑکن میں رکھ دی ہے اپنی زباں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

عشق کم پڑگیا مستی کم پڑگئی سجدہ کم پڑگیا ہستی کم پڑگئی
کون میری جبیں اور ترا آستاں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

مجھ کو جتنے ملے آپ کے رتبہ داں راز داں عاشقاں عارفاں کاملاں
سب ہی کہتے ملے الاماں الاماں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

سوچتے ہیں یہ ہم راندۂ دو جہاں آپ کا در نہ ہوتا تو جاتے کہاں
آپ ہیں بے پناہوں کی جائے اماں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

اب مصلّٰہ بھی اشکوں سے تر ہے نویدؔ کٹ گئی رات وقتِ سحر ہے نویدؔ
اب اقامت کرو اٹھ کے دو اب اذاں یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

O

شکست کو جو ارادے سے توڑ دے وہ علیؑ
وجودِ لا کو جو ممکن سے جوڑ دے وہ علیؑ

خدا کے بندوں تمہیں کیا خبر علیؑ کیا ہے
ملی ہوئی جو خدائی کو چھوڑ دے وہ علیؑ

جو وہ کہے وہی کُن ہے جو وہ کرے فیہ کون
مُڑے جِدھر کو اُدھر حق کو موڑ دے وہ علیؑ

ہے جس کے قدموں کی جنبش کا نام فتحِ مبیں
کہ جو ھبل کی کلائی مروڑ دے وہ علیؑ

جو اپنے عِلم سے معلوم کا بنائے سِرا
پھر اُس سِرے کو جو عِصمت سے جوڑ دے وہ علیؑ

وہی علیؑ ہے جو میداں نہ چھوڑے فتح تلک
تمام مالِ غنیمت جو چھوڑ دے وہ علیؑ

نویؔد معرفتِ حق کا جو پیالہ دے
پھر اس میں ساری صبوحی نچوڑ دے وہ علیؑ

O

تُو خدا جیسا ہے یا تُو ہے خدا کس سے کہیں
تُو خدا سے نہ جدا ہو تو جدا کس سے کہیں

بات ولیوں کی ولی جانیں کہ معراج کی شب
کون ظاہر ہوا اور کون چھپا کس سے کہیں

ہم علیؑ کو کہیں اللہ کہ اللہ کو علیؑ
تجھ میں وہ یا کہ وہ ہے تجھ میں چھپا کس سے کہیں

تو بتا گر ترے اَبرو کا اشارہ یہ نہیں
ہم فنا کس سے کہیں اور بقاء کس سے کہیں

دیکھنے والا کوئی ہو تو اُٹھے کُن کا حجاب
خود مصوّر ہے جو تصویر بنا کس سے کہیں

تیرے ہاتھوں سے مَرا مر کے جیا پھر نہ مَرا
کام کیا ہائے نصیری نے کیا کس سے کہیں

قد میں اللہ کے یہ کون سمایا ہے نوید
پُر کیا کس نے خدا کا یہ خِلا کس سے کہیں

O

خدا سے میں نے علیؑ کو جدا کبھی نہ کیا
علیؑ کا ذکر بغیرِ خدا کبھی نہ کیا

خدا کو میں نے علیؑ سے سوا نہیں جانا
علیؑ کو میں نے خدا سے سوا کبھی نہ کیا

خدا مرکّبِ توحید اور ولایت ہے
بہم کو میں نے قسم سے جدا کبھی نہ کیا

خدا کا شکر کہ میں نے کیا ہے ذکرِ علیؑ
زباں سے اِس کے سوا کچھ ادا کبھی نہ کیا

الہٰ کو میں نے بہ مشروطِ ''لا'' کہا ہے نویدؔ
بقا کو میں نے فنا سے جدا کبھی نہ کیا

○

مری زباں میں اسے کہتے ہیں رسولِ امیں
کہے جو "ہے" تو خدا ہے کہے "نہیں" تو نہیں

وہ جس وجود کے سینے میں ہے امانتِ غیب
کہو بڑی وہ امانت ہے یا بڑا ہے امیں

سوال یہ ہے وجود و شہود سے پہلے
مکین سے ہے مکاں یا مکان سے ہے مکیں

کھلا یہ اُس پہ قلندرؒ نے جس کو دی پرواز
نہ ہے زماں نہ مکاں ہے نہ آسماں نہ زمیں

ترا وجود مری "ہے" میں کس طرح آئے
ترا وجود تو جب تھا کہ تھا نہیں بھی نہیں

O

کعبہ ہے ترا سجدہ قبلہ ہے ترا سجدہ
مولا ترے جلوے کا پردہ ہے ترا سجدہ

معبود ہے عابد ہے مسجود ہے ساجد ہے
توحید ہے آئینہ چہرہ ہے ترا سجدہ

توحید کا قد تیرے قامت کے برابر ہے
قامت کے برابر ہی نکلا ہے ترا سجدہ

توحید نے پائی ہے جس وقت بقا مولا
اُس وقت ترے خوں میں ڈوبا ہے ترا سجدہ

کافی ہے سمجھنے کو افلاک پہ تُو کیا ہے
جب فرش پہ اے مولاؑ آنا ہے ترا سجدہ

میں کس سے کہوں آخر میں کس پہ کروں ظاہر
ہو کر ترے سجدے سے گزرا ہے ترا سجدہ

ہے علیؑ بھی تُو

تو ہے صبور تو ہے بلند ہے
تو ظہور ہے تو نور ہے کہ
تو حضور ہے تو غیاب ہے
تو بھی علیؑ ہے تو بھی ولی ہے
تو بھی جلی ہے تو بھی خفی ہے
تو بھی بلی ہے تو بھی مہا ہے
تو رحیم ہے تو کریم ہے
تو عظیم ہے تو مجیب ہے
تو علیم ہے تو خبیر ہے
تو وجود ہے تو شہود ہے
تو درود ہے تو سلام ہے
تو سجود ہے تو رکوع ہے
تو حیات ہے تو موت مری

مرا دن ہے تو مری رات تو
مری ذات تو ہے صفات تو
مری مانگ تو ہے مُراد تو
مرا تقویٰ تو ہے جہاد تو
مرا پہلا تو مرا بعد تو
میرا روزہ تو ہے نماز تو
مرا عقدہ تو مرا راز تو
مرا ہونا تو ہے جواز تو
مرا قبلہ تو مرا کعبہ تو
مرا حوضہ تو مرا سجدہ تو
مری دنیا تو مری عقبا تو
مرا دوست تو ہے ظہیر تو
کہ نظارہ تو ہے نظیر تو
کہ ہے امر تو ہے امیر تو
کہ ہے نظم تو ہے نظام تو

ہے ہمیش تو ہے دوام تو
کہ ہے خاص تو کہ ہے عام تو
کہ ارادہ تو ہے خیال تو
کہ ہے اصل تو ہے مثال تو
کہ جنوب تو ہے شمال تو
مرا شرق تو مرا غرب تو
مری ڈھال تو مرا حرب تو
مرا وار تو مری ضرب تو
مری نحو تو مری صرف تو
مری صوت تو مرا حرف تو
مرا شعلہ تو مری برف تو
مری آہ تو مری واہ تو
مری چشم تو ہے نگاہ تو
مرا آب تو ہے گیاہ تو
مرا سایہ تو ہے پناہ تو

مرا جادہ تو مری راہ تو
کہ وکیل تو ہے گواہ تو
مری بھوک تو مری پیاس تو
مرا دُور تو مرا پاس تو
مرا ہوش تو ہے حواس تو
مری نیند تو مرا خواب تو
ہے نزول تو ہے کتاب تو
ہے سوال تو ہے جواب تو
مری صبح تو مری شام تو
ہے خموشی تو ہے کلام تو
ہے صلواۃ تو ہے قیام تو
مرا ھا بھی تو مرا ھو بھی تو
مری مے بھی تو ہے سبو بھی تو
مری میں بھی تو مرا تو بھی تو
ہے احد بھی تو ہے صمد بھی تو
ہے ازل بھی تو ہے ابد بھی تو
کہ ہے حرف تو ہے عدد بھی تو

تو بھی عدم ہے تو وجود ہے
تو بھی قسم ہے تو قول مرا
تو بھی قدم ہے تو زمانہ کہ
تو بھی غضب ہے تو غیض مرا
تو بھی سبب ہے تو بھی من مرا
تو بھی سب مرا تو بھی رب مرا
تو بھی فلک ہے تو بھی زمیں ہے
تو بھی تلک ہے تو بھی تک مرا
تو بھی جھلک ہے تو جلوہ مرا
تو بھی سفر ہے تو سمت مری
تو بھی خبر ہے تو بھی دل مرا
تو بھی اُدھر ہے تو بھی اِدھر کہ
تو بھی نظر ہے تو آنکھ مری
تو بھی اثر ہے تو بھی دعا کہ
تو بھی بسر ہے تو بھی گزر کہ

ہے زماں بھی تو ہے مکاں بھی تو
ہے عیاں بھی تو ہے نہاں بھی تو
ہے یہاں بھی تو ہے وہاں بھی تو
مری ہے بھی تو ہے نہیں بھی تو
مرا شک بھی تو ہے یقیں بھی تو
کہ مکاں بھی تو ہے مکیں بھی تو
مری فجر تو ہے عشاء بھی تو
ہے یرا بھی تو ہے ورا بھی تو
ہے فنا بھی تو ہے بقا بھی تو
ہے بہم بھی تو ہے جدا بھی تو
ہے صنم بھی تو ہے خدا بھی تو

ھُو

یاعلیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلّ جلاَلَ شانہٗ
تو ہی با ہے تو بسم اللہ تو ہی اقراء تو ہی قل
تو ہی ازل ہے تو ہی ابد ہے تو ہی جُزو ہے تو ہی کل
قطرہ وموج ودریا ھو
یاعلیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلّ جلاَلَ شانہٗ

تو ہی ممکن تو ہی واجب تو ہی وجود اور تو موجود
تو ہی عبادت تو ہی عابد تو ہی عَبد اور تو معبود
مالک و مِلک و بندہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہُ

تو ہی مصحف تو ہی وحی اور تو ہی نازل تو ہی نزول
تو ہی کن ہے تو فیہ کوں ہے تو ہی حاصل تو ہی حصول
منشا مشیت ارادہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہُ

تو ہی ولایت تو ہی رسالت تو ہی امامت تو جبریل
تو یٰسین تو عرش و کرسی تو ہی قدس تو عزرائیل
عید و وعید و وعدہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلالَہٗ شانہٗ

تو ہی اذاں ہے تو ہی اقامت تو ہی تشہد تو ہی صلوٰۃ
تو ہی نیت تو ہی حج ہے تو ہی صوم اور تو ہی زکوٰۃ
فرض و فریض و فریضہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلالَہٗ شانہٗ

تو ہی کرم ہے تو ہی کریم اور تو ہی اعظم تو ہی عظیم
تو ہی آیت تو ہی نعمت تو ہی صراط المستقیم
منبہ و قبلہ و کعبہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہٗ

تو ہی جلال اور تو ہی جلیل اور تو ہی قسیم اور تو حجت
تو ہی زہد ہے تو ہی تقویٰ تو ہی فقر ہے تو حاجت
فقر و فقیر و فاقہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہٗ

تو ہی سبب ہے تو ہی مسبب تو محجوب اور تو ہی حجاب
تو ہی اثر ہے تو ہی مؤثر تو ہی دعا ہے تو ایجاب
وصل و وصال و وسیلہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلالَہٗ شانہٗ

تو ہی زماں ہے تو ہی مکاں ہے تو ہی مقصد تو مقصود
تو ہی شہود ہے تو ہی شاہد تو مشہود ہے تو ہی ودود
مبدا ماوا ملجا ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلالَہٗ شانہٗ

جس کو پناہ کہیں نہیں ملتی اس کو تو دیتا ہے پناہ
حقِّ محمدؐ و آل محمدؐ لا الہٰ الا اللہ
عرض و عریضہ ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہُ

جب بھی اللہ کہنا چاہا جب بھی مولا کہنا چاہا
جب بھی یا علیؑ کہنا چاہا جب بھی ایلیاؑ کہنا چاہا
منہ سے نوید کے نکلا ھو
یا علیؑ اللہ ایلیاؑ ھو
جلَّ جلاَلَ شانہُ

ورد

علیؑ وحدت علیؑ کثرت علیؑ قدرت علیؑ ہیبت
علیؑ حجت علیؑ آیت علیؑ رحمت علیؑ نعمت
علیؑ صفوت علیؑ حکمت علیؑ غیبت علیؑ حیرت
علیؑ نسبت علیؑ سورت علیؑ دولت علیؑ صولت
علیؑ عصمت علیؑ سطوت علیؑ نصرت علیؑ فطرت
علیؑ جودت علیؑ شوکت علیؑ رفعت علیؑ حرمت
علیؑ منبہ علیؑ قبلہ علیؑ کعبہ علیؑ سجدہ
علیؑ مبدا علیؑ ماوا علیؑ ملجا علیؑ مولا
علیؑ دنیا علیؑ عقبیٰ علیؑ اولا علیؑ اعلیٰ
علیؑ حاضر علیؑ ناظر علیؑ قاہر علیؑ جابر
علیؑ قادر علیؑ نادر علیؑ باصر علیؑ ناصر
علیؑ ذاکر علیؑ طاہر علیؑ صابر علیؑ آخر
علیؑ یزداں علیؑ امکاں علیؑ پایاں علیؑ دوراں

علیؑ ایقاں علیؑ عرفاں علیؑ پیماں علیؑ رحماں
علیؑ ایماں علیؑ درماں علیؑ سلطاں علیؑ جاناں
علیؑ موجب علیؑ یوجب علیؑ واجب علیؑ ثارب
علیؑ غالب علیؑ جالب علیؑ طالب علیؑ قالب
علیؑ غائب علیؑ نائب علیؑ صائب علیؑ وائب
علیؑ رافع علیؑ واسع علیؑ جامع علیؑ راکع
علیؑ قانع علیؑ طالع علیؑ نافع علیؑ مانع
علیؑ دافع علیؑ سامع علیؑ عانع علیؑ شافع
علیؑ کامل علیؑ عامل علیؑ عاقل علیؑ فاضل
علیؑ نازل علیؑ حامل علیؑ عادل علیؑ واصل
علیؑ ساحل علیؑ داخل علیؑ عاجل علیؑ حاصل
علیؑ کافی علیؑ شافی علیؑ والی علیؑ حامی
علیؑ مستی علیؑ ہستی علیؑ وہبی علیؑ قلبی
علیؑ روحی علیؑ جسمی علیؑ لحمی علیؑ دمی
علیؑ رازق علیؑ خالق علیؑ واثق علیؑ حاذق

علیؑ طارق علیؑ شارق علیؑ فارق علیؑ ناطق
علیؑ وامق علیؑ لائق علیؑ فائق علیؑ شائق
علیؑ واحد علیؑ شاہد علیؑ حامد علیؑ زاہد
علیؑ قائد علیؑ رائد علیؑ بائد علیؑ عابد
علیؑ موجد علیؑ ماجد علیؑ واجد علیؑ ساجد
علیؑ حاکم علیؑ عالم علیؑ عاصم علیؑ ناظم
علیؑ قاسم علیؑ راقم علیؑ حاتم علیؑ خاتم
علیؑ قائم علیؑ دائم علیؑ صائم علیؑ نائم
علیؑ داور علیؑ حیدر علیؑ مظہر علیؑ اظہر
علیؑ منبر علیؑ سرور علیؑ جوہر علیؑ محور
علیؑ کوثر علیؑ انصر علیؑ یاور علیؑ اطہر
علیؑ سدرہ علیؑ طوبیٰ علیؑ طٰہٰ علیؑ شجرہ
علیؑ آقا علیؑ جھرنا علیؑ چشمہ علیؑ دریا
علیؑ دیکھا علیؑ سوچا علیؑ سمجھا علیؑ جانا
علیؑ کُلِّ علیٰ غالب علیؑ بِنَ ابی طالبؑ

''خطبۃ البیان''
''میں''

زخم کوئی بھی ہو ہر زخم کا مرہم ہے علیؑ
''میں'' ہے وہ راز کہ جس راز کا محرم ہے علیؑ

تجھ سے اٹھے گی تجلی کہاں اے چشمِ نزار
ہیبتِ حسن میں اک طُور کا عالم ہے علیؑ

وہ جو کہتا ہے کہ جب کچھ بھی نہ تھا تب میں تھا
تھا فقط نورِ خدا جلوہ نما تب میں تھا

میں نے قائم کیے افلاک بچھائی یہ زمیں
یہ ستارے یہ مہہ و مہر مرے زیرِ نگیں

یہ مکاں اپنی ہی تنہائی سے کاڑھا میں نے
اس مکاں میں کہاں موجود کوئی مجھ سا مکیں

میں ہی اوّل بھی ہوں اوسط بھی ہوں آخر بھی ہوں
آپ باطن بھی ہوں اور آپ ہی ظاہر بھی ہوں

میں پیمبر تو نہیں نفسِ پیمبر میں ہوں
لوحِ رجعت پہ جو ہے حرفِ مکرّر میں ہوں

یہ خدا کوئی نہیں میرے برابر سرِ دہر
اور کوئی ہے تو فقط اپنے برابر میں ہوں

کب سماتی ہے مجھ آفاق میں قامت میری
بند ہے رازِ مشیت میں حقیقت میری

میں یداللہ بھی ہوں سیفِ الٰہ بھی میں ہوں
موجۂ نیل بھی موسیٰ کا عصا بھی میں ہوں

میں ہی کہتا ہوں کہ میں نے کیا تخلیق جہاں
بس فقط یہ نہیں کہتا کہ خدا بھی میں ہوں

رازِ کن رازِ ازل رازِ بقا ہے مجھ میں
میں خدا میں نہیں موجود خدا ہے مجھ میں

میں کہ عالم میں ہوں مخلوقِ خدا پر حجت
خشک و تر سے ہے عیاں دہر میں میری قدرت

تب ہوئے خلق یہ سارے ملک و جن و بشر
کر لی مخلوق نے جب ہاتھ پہ میرے بیعت

مجھ سے پوشیدہ نہیں غیب کا اسرار کوئی
چشم کے آگے نہیں ہے مرے دیوار کوئی

سرِّ رحمٰن ہوں میں عابد و معبود ہوں میں
لوحِ محفوظ ہوں میں شاہد و مشہود ہوں میں

میری ٹھوکر میں ہے یہ عالمِ امکانِ نبود
برسرِ کون و مکاں ساجد و مسجود ہوں میں

میری تخلیق ہے تخلیقِ سبب سے پہلے
اِس اندھیرے میں مِرا نور ہے سب سے پہلے

صاحبِ طُور ہوں میں صاحبِ مَسطُور ہوں میں
مالکِ یومِ قیامت غضبِ صُور ہوں میں

میرے چہرے میں سلامت ہے خدا کا چہرہ
کیا فنا مجھ کو کہ سرتا بہ قدم نور ہوں میں

جہاں شے کوئی نہیں ہُوں میں وہاں پر موجود
غیر غائب ہے مِرا میں ہوں جہاں پر موجود

میں ہی ایمان ہوں ایماں کی جزا بھی میں ہوں
مرضیِ رب بھی ہوں میں دینِ خدا بھی میں ہوں

اف رے طاقت کے اُحد میں ملی اللہ سے تیغ
اف رے قامت کہ محمدؐ کی دُعا بھی میں ہوں

میں اِسی تیغ سے باطل کو فنا کرتا ہوں
خیر کو شر سے بہ یک ضرب جُدا کرتا ہوں

موج دیتا ہے جو دریاوں کو وہ بھی میں ہوں
سیپ میں دیپ جو رکھتا ہے سو وہ بھی میں ہوں

تہہ بہ تہہ سنگ میں موجود ہر اک کیڑے کو
رزق پہنچاتا ہے ہر آن جو وہ بھی میں ہوں

کیا شجر کیا یہ حَجر سب کی زباں جانتا ہوں
شے کی ترکیب کو باطن سے میں پہچانتا ہوں

چہرۂ غیب ہوں میں غیب کا پردہ ہوں میں
دوش و امروز ہوں میں عرصۂ فردا ہوں میں

ہوں وہ عالم کا تغیر کہ ہوں عالم پہ محیط
ذرہ و کوہ ہوں میں قطرہ و دریا ہوں میں

جب کہا میں نے کہ مجھ سا ہے کوئی مجھ میں مکیں
میری آواز پلٹ آئی نہیں کوئی نہیں

خدا خدا علیؑ علیؑ علیؑ خدا خدا

خدا ہے خلوتِ علیؑ علیؑ ہے خلوتِ خدا
علیؑ ہے حجلۂ خدا خدا ہے حجلۂ علیؑ
خدا ہے ہو بہ ہو علیؑ علیؑ ہے ہو بہ ہو خدا
علیؑ ہے جلوۂ خدا خدا ہے جلوۂ علیؑ
خدا کا اسم ہے علیؑ علیؑ کا اسم ہے خدا
علیؑ ہے پردۂ خدا خدا ہے پردۂ علیؑ
خدا علیؑ کا مرکزہ علیؑ خدا کا مرکزہ
علیؑ ہے منبۂ خدا خدا ہے منبۂ علیؑ
خدا علیؑ کا آئینہ علیؑ خدا کا آئینہ
علیؑ ہے چہرۂ خدا خدا ہے چہرۂ علیؑ
خدا علیؑ کی ہے صلواۃ علیؑ خدا کی ہے صلواۃ
علیؑ ہے سجدۂ خدا خدا ہے سجدۂ علیؑ
خدا علیؑ کا ہے سرا علیؑ خدا کا ہے سرا

علیؑ ہے رتبۂ خدا خدا ہے رتبۂ علیؑ
خدا ہے حجتِ علیؑ علیؑ ہے حجتِ خدا
علیؑ ہے آیۂ خدا خدا ہے آیۂ علیؑ
خدا فضیلتِ علیؑ علیؑ فضیلتِ خدا
علیؑ ہے سایۂ خدا خدا ہے سایۂ علیؑ
خدا علیؑ کا عکس ہے علیؑ خدا کا عکس ہے
علیؑ ہے جملۂ خدا خدا ہے جملۂ علیؑ
خدا علیؑ کی منّیت علیؑ خدا کی منّیت
علیؑ ہے لہجۂ خدا خدا ہے لہجۂ علیؑ
خدا علیؑ کا ہے مکیں علیؑ خدا کا ہے مکیں
علیؑ ہے قریۂ خدا خدا ہے قریۂ علیؑ
خدا علیؑ کی مثل ہے علیؑ خدا کی مثل ہے
علیؑ ہے کعبۂ خدا خدا ہے کعبۂ علیؑ
خدا علیؑ کی ہے خبر علیؑ خدا کی ہے خبر
علیؑ ہے حوضۂ خدا خدا ہے حوضۂ علیؑ

خدا علیؑ کی ہے طلب علیؑ خدا کی ہے طلب
علیؑ ہے کاسۂ خدا خدا ہے کاسۂ علیؑ
خدا علیؑ کا نقش ہے علیؑ خدا کا نقش ہے
علیؑ ہے سکۂ خدا خدا ہے سکۂ علیؑ
خدا کی اصل ہے علیؑ علیؑ کی اصل ہے خدا
علیؑ ہے زمرۂ خدا خدا ہے زمرۂ علیؑ
خدا کا ذکر ہے علیؑ علیؑ کا ذکر ہے خدا
علیؑ ہمیشۂ خدا خدا ہمیشۂ علیؑ
خدا علیؑ کی کیمیا علیؑ خدا کی کیمیا
علی خمیرۂ خدا خدا خمیرۂ علیؑ
خدا علیؑ کی فطر ہے علی خدا کی فطر ہے
علیؑ وطیرۂ خدا خدا وطیرۂ علیؑ
خدا علیؑ کا زاویہ علیؑ خدا کا زاویہ
علیؑ اشارۂ خدا خدا اشارۂ علیؑ

خدا ہے منزلِ علیؑ علیؑ ہے منزلِ خدا
علیؑ ہے جادۂ خدا خدا ہے جادۂ علیؑ
خدا کی دید ہے علیؑ علیؑ کی دید ہے خدا
علیؑ نظارۂ خدا خدا نظارۂ علیؑ
خدا سے ہے علیؑ علیؑ سے ہے خدا خدا
علیؑ ہے شہرۂ خدا خدا ہے شہرۂ علیؑ
خدا علیؑ سے منکشف علیؑ خدا سے منکشف
علیؑ خزانۂ خدا خدا خزانۂ علیؑ
خدا کی ہے رضا علیؑ علیؑ کی ہے رضا خدا
علیؑ ارادۂ خدا خدا ارادۂ علیؑ
خدا خدا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ خدا خدا
علیؑ اعادۂ خدا خدا اعادۂ علیؑ
خدا علیؑ کا پیرہن علیؑ خدا کا پیرہن
علیؑ لبادۂ خدا خدا لبادۂ علیؑ

خدا کا نور ہے علیؑ علیؑ کا نور ہے خدا
علیؑ ہے پارۂ خدا خدا ہے پارۂ علیؑ
خدا علیؑ کی انتہاء علیؑ خدا کی انتہاء
علیؑ ہے درجۂ خدا خدا ہے درجۂ علیؑ
خدا علیؑ کی ہے کشید علیؑ خدا کی ہے کشید
علیؑ پیالۂ خدا خدا پیالۂ علیؑ
خدا علیؑ سے متّصل علیؑ خدا سے متّصل
علیؑ حوالۂ خدا خدا حوالۂ علیؑ
خدا علیؑ کا ہے احد علی خدا کا ہے احد
علیؑ یگانۂ خدا خدا یگانۂ علیؑ
خدا علیؑ کی شکل میں علیؑ خدا کی شکل میں
علیؑ زمانۂ خدا خدا زمانۂ علیؑ
خدا علیؑ کا لحن ہے علیؑ خدا کا لحن ہے
علیؑ ترانۂ خدا خدا ترانۂ علیؑ

خدا کی طرح ہے علیؑ علیؑ کی طرح ہے خدا
علیؑ نمونۂ خدا خدا نمونۂ علیؑ
خدا علیؑ کی زیب وزین علیؑ خدا کی زیب وزین
علیؑ ہے جبۂ خدا خدا ہے جبۂ علیؑ
خدا علیؑ کا پیچ ہے علیؑ خدا کا پیچ ہے
علیؑ عمامۂ خدا خدا عمامۂ علیؑ
خدا علیؑ کا جامعہ علیؑ خدا کا جامعہ
علیؑ ہے جامۂ خدا خدا ہے جامۂ علیؑ
خدا علیؑ کا ناز ہے علیؑ خدا کا ناز ہے
علیؑ ہے طرۂ خدا خدا ہے طرۂ علیؑ
خدا کا دیں علیؑ کا دیں علیؑ کا دیں خدا کا دیں
علیؑ طریقۂ خدا خدا طریقۂ علیؑ
خدا ملا علیؑ ملا علیؑ ملا خدا ملا
علیؑ وسیلۂ خدا خدا وسیلۂ علیؑ
خدا خدا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ خدا خدا

مولا مولا کیا مولا مولا کیا

مجھ سے پوچھا کسی نے کبھی جو نوید
آ کے دنیا میں تم نے کہو کیا کیا
میں نے بھی مست ہو کر یہ اس سے کہا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

میں نے بھی وہ کیا جو خدا نے کیا
جو خدا نے کیا مصطفیؐ نے کیا
مصطفیؐ نے کیا اولیاء نے کیا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

جلوۂ سدرۃ المنتہیٰ مل گیا
مجھ کو شکلِ علیؑ میں خدا مل گیا
اور جب ہر سرے کا سرا مل گیا
مولا مولا کیا مولا مولا گیا

اور جب مجھ کو میرا پتا مل گیا
اور جب مجھ کو رازِ فنا مل گیا
اور جب عرش کا راستا مل گیا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

جب مرے سامنے تھا وہ عرشِ عُلا
مجھ پہ کعبے کا دروازہ اُس دم کھلا
میں نے دہلیز پر کرکے سجدہ ادا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

کون ہے یہ خفی کون ہے یہ جلی
کون ان میں خدا کون ان میں علیؑ
جب یہ پردہ اٹھا میں نے بے ساختہ
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

جب مرے عشق نے کر دیا مجھ کو مست
یومِ دیں سے جُڑا آ کے یومِ الست
طے ہوا جب بہ یک جست یہ فاصلہ
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

جب کہا مرتضیٰؑ جب سنا مرتضیٰؑ
جب لکھا مرتضیٰؑ جب پڑھا مرتضیٰؑ
یا قصیدہ کہا یا قصیدہ سنا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

ہاں سفر در سفر رہگزر رہگزر
جب گئے عرش پر آئے جب فرش پر
مولا مولا کیا مولا مولا کیا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

زندگی وقت کے ساتھ چلتی رہی
رات نے جاگ کر اس کی تسبیح کی
دن نے گلیوں میں سورج کا کاسہ اٹھا
مولا مولا کیا مولا مولا کیا

یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

جب نہیں بھی نہیں تھا تو پھر ''میں'' جو تھا کون تھا
یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

امرِ تخلیق سے کس نے تھا کُن کو پیدا کیا
یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

غیب رہ کر تھا کس نے کیا ''میں'' کو ''تو'' ''تو'' کو ''میں''
غیب کو کس نے اپنی حضوری سے حاضر کیا
یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

سیّدہ، طیبہ، طاہرہ، مرضیہ، راضیہ
کس کا یہ اوّلِ ورد تھا آخرِ ورد تھا
یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ
وہ خزانہ جو پوشیدہ تھا کیسے ظاہر ہوا
یاد ہے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

آپ تھے، آپ ہیں، آپ ہی ہوں گے موجود پھر
کیا نہ تھا تھا تو کیا، ہے تو کیا، اور ہوگا تو کیا
یاد ہے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

خلق جس دم ہوئے عقل و علم و قلم اور روح
جس گھڑی لوح لکھی گئی عرش قائم ہوا
یاد ہے یاد ہے یا علیؑ یاعلیؑ یا علیؑ

جس گھڑی خاک سے پہلے آدمؑ کا پتلا بنا
جس گھڑی امر آدمؑ کے سینے میں پھونکا گیا
یاد ہے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

پوچھتے ہو مِری شاعری کا خلاصہ نویؔد
زندگی بھر لکھا تب کہیں ایک مصرعہ کہا
یاد سے یاد ہے یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

دستِ خدا ہاتھ آیا ہے

جس دن سے علیؑ کو پایا ہے اللہ مرا ہمسایہ ہے

اِس در سے سخاوت پائی ہے اِس در سے ولایت پائی ہے
جب کی اِس در پہ گدائی ہے تب دستِ خدا ہاتھ آیا ہے

تب اُس کو ملی خلعت واپس تب اُس کو ملی جنت واپس
جب اِس دروازے پر آ کر آدمؑ نے سر کو جھکایا ہے

جانے یہ علیؑ جانے یہ خدا کیا حدِّ علیؑ کیا حدِّ خدا
یہ پرَدہ اُٹھا ہے کس سے مگر یہ پردہ کس نے اٹھایا ہے

یہ مَیں سے ہوا ہے ''تُو'' ظاہر یا تُو سے ہوئی ہے ''مَیں'' ظاہر
یہ کس نے کس کو کیا ظاہر یہ کس نے کس کو چھپایا ہے

جو جلوہ بھی ہے مجلّٰی بھی جو سجدہ بھی ہے تجلّی بھی
وہ وزن علیؑ ہی کا ہے نوید جو وزن علیؑ نے اٹھایا ہے

علیؑ ولی کا ظہور

ہے آج تیرہ رجب، ہے علیؑ ولی کا ظہور
خرید و مرضیِ رب ہے علیؑ ولی کا ظہور

یہ لمحہ کُن سے ہے بڑھ کر اگر کوئی سمجھے
قبولیت کا ہے وا در اگر کوئی سمجھے
ہے وقتِ نیمۂ شب ہے علیؑ ولی کا ظہور

علیؑ کے رندو تمہیں آج مے کشی کی قسم
کہ ایک قطرہ نہ چھلکے نہ ایک قطرہ ہو کم
یہی ہے شرطِ ادب ہے علیؑ ولی کا ظہور

علیؑ کے نام کی سب سنگ سنگ پی رہے ہیں
پلا رہے ہیں قلندرؒ، ملنگ پی رہے ہیں
سبھی ہیں جام بہ لب ہے علیؑ، ولی کا ظہور

وہ جس جہانِ مسبب کو تھی تلاشِ سبب
تھا جس کا خانۂ کعبہ کو انتظار وہ رب
ہے وہ نزولِ سبب ہے علیؑ ولی کا ظہور

چمک رہا ہے جو یہ خاورِ ابوطالبؑ
کُھلا ہوا ہے ہر اک پر درِ ابوطالبؑ
کرو جو چاہو طلب ہے علیؑ ولی کا ظہور

حرارت اور یہ حرکت یہ مادّہ یہ وقت
نہ ہوتا اِن کا ارادہ تو کچھ نہ تھا یہ وقت
جہاں میں جو بھی ہے سب ہے علیؑ ولی کا ظہور

نہ کُھلتا اہلِ طریقت پہ راز ہونے کا
علیؑ نہ ہوتے تو کیا تھا جواز ہونے کا
جہانِ کن کا سبب ہے علیؑ ولی کا ظہور

تمام ہوگئی نعمت یہ دیں تمام ہوا
تمام سلسلۂ مرسلیں تمام ہوا
سب آ چکے ہیں اور اب ہے علیؑ ولی کا ظہور

علیؑ کی شکل میں آخر مجھے ملا معبود
مرا قیام یہ میرا رکوع میرا سجود
ہے جس کے دم سے یہ سب ہے علیؑ ولی کا ظہور

ظہور جس کا کہ مظلوم کے لئے ہے نوید
غموں کے باب میں مغموم کے لئے ہے نوید
کہ ظالموں پہ غضب ہے علیؑ ولی کا ظہور

غدیر

اے کائناتِ کُن ترا حاصل غدیر ہے
یومِ الست تیرے مماثل غدیر ہے

یہ ہے وہ یوم جس میں کہ نعمت ہوئی تمام
تکمیلِ دیں کے ساتھ رسالتؐ ہوئی تمام
کل انبیاء کی محنتِ کامل غدیر ہے

ہے جو نہیں سے پہلے خبر اُس کی ہے غدیر
ہے قدر جس کی لیل سحر اُس کی ہے غدیر
ہر حاصلِ خدا کا محاصل غدیر ہے

ممکن کو جس نے کر دیا واجب یہ ہے وہ دن
مطلب خود آپ جس کا ہے طالب یہ ہے وہ دن
جس نے کیا ہے نور سے واصل غدیر ہے

مستور جس میں وجہہ جلالت مآب ہے
جس کی مہار دستِ رسالتؐ مآب ہے
میدانِ خم کے بیچ وہ محمل غدیر ہے

جس پر مرا قیامِ نظامِ حیات ہے
جس پر مرا دوامِ نظامِ حیات ہے
دھڑکن ہے یاعلیؑ کی صدا دل غدیر ہے

توحید کو ملی ہے ولایت جہاں نوید
کی ہے ہر ایک روح نے بیعت جہاں نوید
آغاز کے سفر کی وہ منزل غدیر ہے

یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

یہ دل سوچتا ہے یہ دل کھوجتا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

حجابوں کے اندر حجابوں سے باہر
نقابوں کے اندر نقابوں سے باہر
خدا یا علیؑ ہے علیؑ یا خدا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

وہ پنہاں یہ پیدا وہ باطن یہ ظاہر
وہ جلوہ یہ پردہ، وہ اوّل یہ آخر
وہ اِس میں چھپا ہے یہ اُس میں چھپا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

وہ لا ابتداء ہے یہ لا انتہاء ہے
وہ اِس کا سرا ہے یہ اُس کا سرا ہے
نہ اِس کا پتہ ہے نہ اُس کا پتہ ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

یہ کس کی زباں سے خدا بولتا ہے
یہ کس کا ہے لہجہ یہ کس کی صدا ہے
چھپا کون ہے کون ظاہر ہوا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

یہ عصمت کی وحدت،خدا کی حقیقت
ولی کی صفت انبیاء کی حقیقت
خدا کی قسم بس علیؑ جانتا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

وہ ہو کبریا یا کہ ہوں وہ پیمبرؐ
ہوں شبیرؑ و شبرؑ کہ ہوں وہ قلندرؒ
ہے اِن کے سوا کون جس پر کھلا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

جسے اپنے بستر پہ آئے سُلا کر
فلک پر یہ دیکھا محمدؐ نے آکر
وہاں جو علیؑ تھا یہاں وہ خدا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

بہت دور سے مل کے یہ سوچتا ہے
یہ دل نور سے مل کے یہ سوچتا ہے
خدا سے ملا یا علیؑ سے ملا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

یہ کعبے کی دیوار میں دَر بنا کے
گھر اپنا سمجھ کر یہ گھر میں خدا کے
خدا تو نہیں ہے یہ کون آرہا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

فقط مست ہو کر قصیدہ سنانا
نوید اس سے پردہ نہ ہرگز اٹھانا
یہ کس کا قلم ہے کس کی صدا ہے
یہ کیا ماجرا ہے یہ کیا ماجرا ہے

''مِلا ہے سجدے میں''

یہ کون سجدہ کسے کر رہا ہے سجدے میں
کسی کا بندہ کسی کا خدا ہے سجدے میں

وہ ہے نماز میں یا اُس کو پڑھ رہی ہے نماز
خدا نما ہے کہ بندہ نما ہے سجدے میں

یہ ہے دو طرفہ تقاضائے سجدۂ تعظیم
علیؑ ہیں سجدے میں یاں واں خدا ہے سجدے میں

ہے کون ساجد و مسجود و عابد و معبود
خدا و بندہ تو گُم ہو گیا ہے سجدے میں

قسم خدا کی علیؑ سے مِلا اسی کو خدا
خدا سے جس کو علیؑ مِل گیا ہے سجدے میں

باالفعل علی ہے

اِن دونوں کے مابین یہ نسبت ازلی ہے
اللہ ہے بذّات تو باالفعل علیؑ ہے

ہم صورت و ہم منصب و ہم رشتہ و ہم رنگ
اُس جیسا نہیں ہے تو یہ کیوں اُس کا ولی ہے

اِن دونوں سے آباد ہیں توحید کے پہلو
ہے اِن میں خفی ایک تو ایک اِن میں جلی ہے

دونوں ہی ہیں اک دوسرے کا ظاہر و باطن
یعنی علیؑ اللہ ہے اللہ علیؑ ہے

کچھ بحث نہیں سرمد و لاہوت سے لیکن
پہنچے گی کہاں جانیے جو بات چلی ہے

سجدہ کم ہے

اے مِرے رب تری تعظیم کو سجدہ کم ہے
حق تو یہ ہے کہ مِرے طوف کو کعبہ کم ہے

یا علیؑ کم ہے قیام ہائے علیؑ کم ہے رکوع
کم ہے تسبیح ہر اک ورد و وظیفہ کم ہے

کس سے ظاہر کروں دیوانگیِ عشقِ علیؑ
میں وہ قطرہ ہُوں کہ جس کے لیے دریا کم ہے

ایک تُو ہے کہ جو ہے ہونے نہ ہونے سے بلند
ایک میں ہُوں کہ جسے ہونا نہ ہونا کم ہے

کیسے ممکن ہو بھلا تیرا مکمّل دیدار
حسرتِ دید کو جب آنکھ کا کُھلنا کم ہے

منقبت

دِل و نظر کی گرہ کھولنا سکھایا ہے
علیؑ ہے جس نے مجھے سوچنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے کیا مجھ کو مبتلائے جنوں
علیؑ ہے جس نے جنوں کھینچنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے حوالے کیا ہے موجوں کے
علیؑ ہے جس نے مُجھے تیرنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے معطل کیے ہیں میرے حواس
علیؑ ہے جس نے مجھے سیکھنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے کہ آنکھوں پہ رکھ دیے ہیں ہاتھ
علیؑ ہے جس نے مُجھے دیکھنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے پہیلی کیا ہے ہونے کو
علیؑ ہے جس نے مجھے بوجھنا سکھایا ہے

علیؑ ہے جس نے کہ خاموش کر دیا ہے مجھے
علیؑ ہے جس نے مجھے بولنا سکھایا ہے

منقبت

نہ وہ خدا ہے نہ بندہ ہے کیا نہ کیونکر ہے
علیؑ کے باب میں خاموش رہنا بہتر ہے

خدا و بندہ علیؑ کی نہیں ہے عقل کی حد
وہ حَد میں کیسے سمائے کہ حد سے باہر ہے

ہے غیب اُسی کا حضور اور حضور اُسی کا ہے غیب
وہی حجاب ہے اُس کا جو اُس کا پیکر ہے

خدا کی ذات ہی ذاتِ علیؑ کا ہے مرکز
علیؑ کی ذات ہی ذاتِ خدا کا محور ہے

مرے سوال میں ہی میری لاجوابی ہے
جو خامشی مری سمجھو بیاں سے بڑھ کر ہے

وہ عرش پر ہو کہ ہو فرش پر رسن بہ گلو
قسم خدا کی سلونی ہی اُس کا منبر ہے

کسو جو پیچ تو ہے یہ علیؑ کا عمّامہ
جو پیچ کھولو یہ چادر کسا کی چادر ہے

علیؑ کے تشنہ کہاں ہیں صدا دو اُن کو نویؔد
کہ یہ کلام ہی پیاسوں کو آبِ کوثر ہے

علیؑ وارث ہے

ہے یہ اللہ کا پیغام علیؑ وارث ہے
خشک و تر کا سحر و شام علیؑ وارث ہے

میں نہ واعظ ہُوں، نہ مُلّا ہُوں، نہ ناصح ہُوں، نہ شیخ
مجھ کو جنّت سے ہے کیا کام علیؑ وارث ہے

یعنی نکلا ہُوں میں دوزخ کو بنانے جنّت
چاہے اب جو بھی ہو انجام علیؑ وارث ہے

لے اُڑوں چاہے پَروں پر میں جہانِ سرمد
چاہے آجاؤں تہہِ دام علیؑ وارث ہے

مے کشوں میں سرِ فہرست ہو چاہے مِرا نام
چاہے ہو جاؤں میں گمنام علیؑ وارث ہے

چاہے اب خود ہو خداوند خریدار مِرا
چاہے بِک جاؤں میں بے دام علیؑ وارث ہے

جہاں اُترے ہیں مِرے نفس پہ تقویٰ و فُجور
ہے وہیں نفس پہ الہام علیؑ وارث ہے

تیری تسبیح سے باہر ہے مِری مَے کا حساب
بیٹھ کر گِنتا ہے کیا جام علیؑ وارث ہے

اب کہیں بھی ہو مِری صُبح کہ وارث ہے علیؑ
اب کہیں بھی ہو مِری شام علیؑ وارث ہے

مجھ کو درپیش سفر عالمِ "ھُو" کا ہے نوید
ہے یقیں مجھ کو کہ ہر گام علیؑ وارث ہے

منقبت

ختم ہو گیا کارِ انبیا آ گئی غدیر
تھا اِس عید کا منتظر خدا آ گئی غدیر

ہر زمان میں ، ہر مکان میں ، ہر جہان میں
بس علیؑ علیؑ گونجنے لگا آ گئی غدیر

کون بحروبر، کون خشک و تر، کون دشت و در
ہر طرف سے ہے ایک ہی صدا آ گئی غدیر

مُردنی گئی ، بے کسی گئی ، تیرگی گئی
طاقِ سرمدی میں دیا جلا آ گئی غدیر

ایک ہوگئے نازل و نزول حاصل و حصول
مل گیا خدا کو اپنا مدّعا آ گئی غدیر

تھا یہی علیؑ، ہے یہی علیؑ، ہو گا یہ علیؑ
کھولنے کو یہ سارا ماجرا آگئی غدیر

علیؑ علیؑ ہُوا ولی ولی ہُوا جلی جلی ہُوا
آج تو خدا ہوگیا خدا آگئی غدیر

حجّتِ خدا ہو گئی تمام بحرِ خاص و عام
فقر کا ہُوا جاری سلسلہ آگئی غدیر

مَثل ہو گیا آج خود مثیل آگئی دلیل
اے نویدؔ اٹھا ساغرِ ولا آگئی غدیر

غدیر

حجاب رُخ سے اُٹھانے غدیر آئی ہے
تمھیں خُدا سے مِلانے غدیر آئی ہے

کیا تھا روحوں نے وعدہ جورب سے یومِ الست
وہ وعدہ یاد دلانے غدیر آئی ہے

خُدا کے حکم پہ پردہ اُٹھا کے غیبت کا
علیؑ کو سامنے لانے غدیر آئی ہے

یہ کہہ رہی ہے مُسلسل علیؑ علیؑ کی صدا
خدا کا چہرہ دکھانے غدیر آئی ہے

خدا ہے جس کا بلا نوش وہ مئے وحدت
ہر اک بشر کو پلانے غدیر آئی ہے

کسی سے پھر نہیں کہنا ہمیں نہیں معلوم
خدا ہے کون بتانے غدیر آئی ہے

جلیں گے جس سے ہزاروں دیے ولایت کے
وہ اک چراغ جلانے غدیر آئی ہے

خدا کی بات اُسی پر کھلی کہ جس پہ کھلا
خدا کی بات بنانے غدیر آئی ہے

بس ایک ذاتِ علیؑ ہے جو کُن کا محور ہے
یہ مژدہ سب کو سُنانے غدیر آئی ہے

خدا نے رکھّے تھے اِس دن کے واسطے جو نوید
وہ سب خزانے لُٹانے غدیر آئی ہے

منقبت

تشنہ تھا میں نے کی جو صدا یاعلیؑ مدد
ساقی نے بھر کے جام کہا یاعلیؑ مدد

کس نے کہا ظروف ہیں پیمانے ظرف کے
ساقی نہ گِن پیالے پلا یاعلیؑ مدد

اک وقت خاص آیا بُلاوا جو عرش سے
میں فرش پر سے کہہ کے اُٹھا یاعلیؑ مدد

بھرتا رہا اُڑان میں بھرتا رہا اُڑان
دیتا رہا صدا پہ صدا یاعلیؑ مدد

جو دُور سے بھی دُور تھا نزدیک آ گیا
کس نے قریب سے یہ کہا یاعلیؑ مدد

اِس راز سے بھی پردہ اُٹھا اے مِرے خدا
تُو نے ہے کُن کہا کہ کہا یاعلیؑ مدد

جب ہاتھ پاؤں رہ گئے پرواز تب مِلی
جب دل اُجڑ گیا تو بسا یاعلیؑ مدد

جس نے سُنا وہ آ گیا دھمّال ڈالنے
گزرا جدھر سے کہتا ہُوا یاعلیؑ مدد

آنا اگر ہے آ تجھے جانا اگر ہے جا
میرا سلام میری دعا یاعلیؑ مدد

غم ہو خوشی ہو ایک ہی ہے کیفیت نویدؔ
مستوں کی ایک ہی ہے صدا یاعلیؑ مدد

منقبت

میں ہُوں فقیر میری صدا یاعلیؑ مدد
دُھونی مِری چراغ مِرا یاعلیؑ مدد

پرواز میری دیکھ مِرے دست و پا نہ دیکھ
ہے میری بیڑی میرا کڑا یاعلیؑ مدد

تجھ کو سلامتی مِلی مستی مجھے مِلی
تجھ کو سلام مجھ کو مِلا یاعلیؑ مدد

مَت پوچھ سیرِ عرش مُڑا میں جدھر جدھر
آئی اُدھر اُدھر سے صدا یاعلیؑ مدد

آتا ہُوں کب میں دائرۂ مہرو ماہ میں
ہے میرا ورد صبح و مَسا یاعلیؑ مدد

میرا پتا نہ پُوچھ کہ مستی میں مَست ہُوں
مت پُوچھ مجھ سے نام مِرا یا علیؑ مدد

امکان میں نہ ڈھونڈ نہ کر وہم میں تلاش
اے عقل ہے خدا کا سِرا یا علیؑ مدد

بس یا علیؑ مدد ہے بہار و خزاں کا ورد
بَر ہَر لبِ فنا و بقا یا علیؑ مدد

میں نے تو بس بسا لیا دھڑکن میں یا علیؑ
سانسوں سے میں نے باندھ لیا یا علیؑ مدد

کس کو لگی صدائے فقیرانہ کی خبر
میری صدا کے پیچھے ہے کیا یا علیؑ مدد

دُنیا اُچھالتی رہی افلاک پر کمند
میں ایک ورد کرتا رہا یا علیؑ مدد

ہے پُوچھنا جو مجھ سے مِرا اختیار پوچھ
کیا پُوچھتا ہے مجھ سے ہے کیا یا علیؑ مدد

مَیں نے اسے لگا لیا سینے سے اے نویدؔ
جس نے بھی مست ہو کے کہا یا علیؑ مدد

منقبت

ہے بے خبری کی جو خبر صرف علیؑ ہے
یعنی نہ کچھ اِدھر نہ اُدھر صرف علیؑ ہے

کیا کیا ملاحظہ نہ کیا میں نے عمر بھر
جس پر رُکی ہے آ کے نظر صرف علیؑ ہے

دیکھ آیا عرش و فرش و زمان و مکاں کو مَیں
کوئی نہیں ہے ''صرف'' مگر صرف علیؑ ہے

اُس سمت بھی علیؑ ہے جہاں سمت ہی نہیں
کیسا جدھر کہاں کا کدھر صرف علیؑ ہے

یعنی پَلَٹ پَلَٹ کے وہی آ رہا ہے پھر
وہ جو دگر ہے بعدِ دگر صرف علیؑ ہے

ویسے ہر ایک فکر کا کرتا ہُوں احترام
لیکن ہے مجھ پہ جس کا اثر صرف علیؑ ہے

مالکِ اشتر کی نیاز

نعمتِ کون و مکاں مالکِ اشتر کی نیاز
دولتِ ہر دو جہاں مالکِ اشتر کی نیاز

صدقۂ خوانِ تُو من گفت کہ خوانِ جنت
شربتِ حوضِ جناں مالکِ اشتر کی نیاز

پھر کروں گا میں بیاں منزلتِ عشقِ علیؑ
پہلے چکھ لے یہ زباں مالکِ اشتر کی نیاز

خود کو کر لیتا ہے جو عشقِ علی میں بیباک
اُس کو ملتی ہے میاں مالکِ اشتر کی نیاز

ہے کرم ان کا جو ہاتھ آئی ہے میرے ورنہ
میں کہاں اور کہاں مالکِ اشتر کی نیاز

دیکھ بنٹتا ہے کہاں عشقِ ولایت کا رزق
دیکھ ہوتی ہے کہاں مالکِ اشتر کی نیاز

اِسی باعث تو ہے ہر ایک بشارت اُن کی
لقمۂ خوش خبراں مالکِ اشتر کی نیاز

جب یہ دل سوچتا ہے نذر دلائے کس کی
عشق کہتا ہے کہ ہاں مالکِ اشتر کی نیاز

جاری کرتا ہوں اِسی نذر کو میں بعدِ نماز
دیتا ہوں قبلِ اذاں مالکِ اشتر کی نیاز

بزم ہوتی ہے جہاں ذکر علیؑ کی برپا
پہلے ہوتی ہے وہاں مالکِ اشتر کی نیاز

یاامیرالمومنینؑ

معنیِ اللہ و اکبر محورِ دینِ مبین
یا امیرالمومنینؑ
صاحبِ یومِ الست اے حکمرانِ یومِ دین
یا امیرالمومنینؑ

تُو اصول اور تو فُروع اور تُو قیام اور تو رُکوع
تُو عبادت تُو ہی عابد تُو ہی سجدہ تو جبین
یا امیرالمومنینؑ

تُو ہے حکمت تُو حکیم اور تُو مُعلّم تو علیم
بخش دے دل کو فراست اے مِرے حبلَ المتین
یا امیرالمومنینؑ

تُو ہی ''ہے'' اور تُو ہی ''تھا'' اور تُو ہی ''ہوگا'' باخُدا
کیا کہوں میں تُو ہی تُو ہے اوّلین و آخرین
یا امیرالمومنینؑ

کون تھا اِس سَر پہ سایہ آخر اپنا کون تھا
ایک تُو ہی ہے ہمارا نعبدُ و نستعین
یا امیرالمومنینؑ

سَر بہ سجدہ ہے تخیل دے تو دے کس سے مثال
تُو ہے خوشبو سے سُبک تر نُور سے ہے تُو مہین
یا امیرالمومنینؑ

کیا خزاں اور کیا بہار اک تجھ سے ہے ہر روزگار
ہے تِرا ہر خوانِ نعمت، نعمت اللعالمین
یا امیرالمومنینؑ

گر نہ ہوتا تیرا داماں تھی یہاں کس کو اَماں
تُو پناہِ اولیا ہے تُو پناہِ مُرسلین
یا امیرالمومنینؑ

تُو ہی اپنی ابتدا ہے تُو ہی اپنی انتہا
تُو ہی انگشتِ خدا ہے تُو ہی خاتم تُو نگین
یا امیرالمومنینؑ

تجھ سے ہے نبضِ حیات اور تجھ سے ہے یہ کائنات
تُو فقیروں کا مُعاون تُو ضعیفوں کا مُعین
یا امیرالمومنینؑ

قبلے کا قبلہ ہے تُو اور کعبے کا کعبہ ہے تُو
تیرا ہر اک نقش پا ہے سجدہ گاہِ متقین
یا امیرالمومنینؑ

تُو زماں تُو لا زماں ہے تُو مکاں تُو لا مکاں
اے یقین حق الیقین اے لا مکانی کے مکین
یا امیرالمومنینؑ

معدنِ ہر جز و کل اے مخزنِ اقرا و قُل
مالکِ ہر خشک و تر پروردگارِ مَا و تین
یا امیرالمومنینؑ

مست رہتا ہے نویؔد اور حق سے کہتا ہے نویؔد
تُو من شُدی مَن تُو شُدی کیسا مکان اور کیا مکین
یا امیرالمومنینؑ

منقبت

سر دے کے جو اللہ کو اللہ بنائے
سجدے کی قسم ایسا سجدہ کوئی لائے

ہے ماننا اللہ کا ہے ماننا اُس کا
عالم میں خدا جس کو دلیل اپنی بنائے

ہر ایک بشر کو ہو گماں جس پہ خدا کا
یہ حق بھی اُسی کا ہے خدا کیا ہے بتائے

اب تک جو کسی کو نہ ملی مثل علیؑ کی
لائے تو کوئی کیسے خدا ڈھونڈ کے لائے

کھل جائے گا اُس پر جو سراپا ہے علیؑ کا
تصویر خدا کی جو تصوّر میں بنائے

سمجھیں گے نویدِ اہلِ تدبّر ہی تری بات
اللہ رے یہ تیرے اشارے یہ کنائے

منقبت

حاصلِ آگہی جب خُدا رہ گیا
ہے علیؑ کون میں سوچتا رہ گیا

دل نے سوچا اُدھر ہے خُدا یا علیؑ
ایک پردے کا جب فاصلہ رہ گیا

ڈھونڈ لوں گا میں فرقِ خُدا و علیؑ
میرا دعویٰ دھرے کا دھرا رہ گیا

کیا کسی کو مِلا ہے علیؑ کا سرا
میں ہر اک سے یہی پوچھتا رہ گیا

میں پڑا تھا درِ مُرتضیٰ پر جہاں
اب وہاں ایک روشن دیا رہ گیا

میں تو مِل آیا اپنے علیؑ سے نویؔد
اور زمانہ خُدا ڈھونڈتا رہ گیا